ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا
ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً ۪
وَّلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ
اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ○

(سورۃ البقرۃ :209)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 27

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20 / شوال 1439 ہجری قمری • 5 / وفا 1397 ہجری شمسی • 5 / جولائی 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 / جون 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں
ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی
یہ دولت لینے کے لایق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

اُس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اُس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مَت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بیشمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اُس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا☆ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لایق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اَے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کتّے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے۔ ایک مُردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مرجاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی اُنہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راست باز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے اُن کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 21 تا 23)

☆ خدا کسی کام میں عاجز نہیں آتا۔ ہاں خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ میں یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحم سے نیک انسان کے ساتھ دوستوں کی طرح معاملہ کرتا ہے یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اس کی دعا سنتا ہے جیسا کہ خود فرمایا اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ اور کبھی کبھی اپنی مرضی ہی منوانا چاہتا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ ایسا اس لئے کیا کہ تا کبھی انسان کی دعا کے موافق اس سے معاملہ کر کے یقین اور معرفت میں اس کو ترقی دے اور کبھی اپنی مرضی کے موافق کر کے اپنی رضا کی اس کو خلعت بخشے اور اس کا مرتبہ بڑھاوے اور اس سے محبت کر کے ہدایت کی راہوں میں اس کو ترقی دیوے۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام انتہائی مکروہ، بے حد ظالمانہ اور بہت ہی شرمناک ہے!

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند رؤیا و کشوف کو ظاہر پر محمول کر کے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام لگایا ہے جس کا جواب ہم نے گزشتہ دو شماروں میں دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام انتہائی ناواجب اور حد درجہ گھناؤنا ہے۔ اس کی جتنی بھی مذمّت اور تردید کی جائے کم ہے کیونکہ آپ اس زمانے کے امام، مجدّد، مصلح، مامور اور مرسل ہیں۔ آپ مسیح موعودؑ اور مہدی معہود ہیں جن کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور آپؑ کے متعلق فرمایا تھا کہ جب تم اُسے پانا تو میرا اسلام اُس کو پہنچانا اور اس کی بیعت کرنا۔ بزرگان اُمت نے امام مہدی کے متعلق فرمایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل اور عکس ہوگا۔ آپؑ نے اللہ اور اس کی رسول کے پیشگوئی کے مطابق تجدید دین کا عظیم الشان کام کیا۔ اسلام کے چہرہ سے ہر قسم کے گرد و غبار کو صاف کیا۔ اللہ کی توحید اور اس کی عظمت اور اس کی قدرت اور اس کا جلال دلوں میں قائم کیا۔ اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ سے اللہ جل شانہ کی توحید اور اس کی صفات کے متعلق وہ عرفان عطا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ سو سال میں اس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین کی خاطر اپنا جان مال وقت اور عزت سب کچھ قربان کر چکا تھا، ایسی ہستی پر اللہ کی توہین کا الزام انتہائی مکروہ، بے حد ظالمانہ، بہت ہی شرمناک، حد درجہ ڈھٹائی اور انتہائی کمینگی اور شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ہمیں ان کی بدبختی اور بدنصیبی پر رونا آتا ہے کہ یہ خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ایک عظیم الشان مامور و مرسل پر انتہائی گھٹیا اور گھناؤنا الزام لگاتے ہوئے ان کے قلم کیوں نہیں کانپتے۔ دراصل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا مقام و مرتبہ ان پر روشن نہیں۔ آئندہ کسی شمارہ میں انشاء اللہ ہم مسیح موعود کے مقام و مرتبہ کے متعلق بھی کچھ عرض کریں گے۔ گزشتہ دو شماروں میں ہم تثلیث، کفارہ، تناسخ اور روح و مادہ کے انادی ہونے کی تردید میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت ارشادات پیش کر چکے ہیں۔ اس شمارہ میں مزید آپ کی تحریرات میں سے کچھ پیش کرتے ہوئے ایک بار پھر ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی خدمت میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اللہ کی محبت، اس کی قدرت و طاقت، اس کی صفات حسنہ اور اس کے جلال اور تقدس سے لبریز ایسی دلنشین اور پرشوکت تحریر اگر کسی اور عاشق خدا اور عاشق رسول کے قلم سے نکلی ہو تو اس کی نظیر پیش کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’اَے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے، اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اُس کیلئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اِس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے آگے کوئی بات بھی اَنہونی نہیں اور تمام روح اور اُن کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور اُن کی طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔ اُس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے اِسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اِسی سے اُس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اُس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اُن امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اُس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اُس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدؐیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اِس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اِس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔‘‘ (الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 309)

’’جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُن کیلئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہائت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کیلئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے.......... ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لایق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اَے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کتّے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے۔ ایک مُردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی اُنہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راست باز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے اُن کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 18 تا 23)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ اَور علم و معرفت سے لبریز دلگداز، دلنشین اور پُرشوکت ارشادات عالیہ پیش کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت عُکاشہ بن مُحْصَن، حضرت خارجہ بن زید حضرت زیاد بن لبید، حضرت مُعَطِّب بن عُبَید، حضرت خالد بن بُکَیر رضوان اللہ علیہم کے اوصاف حسنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اخلاص و وفا، دینی خدمات اور عظیم الشان قربانیوں کا دلگداز تذکرہ

مکرم اسماعیل مالاگالا صاحب مبلغ یوگنڈا کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم جون 2018ء بمطابق یکم احسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عکاشہؓ بن مُحصن تھے۔ حضرت عکاشہؓ بن مُحصن کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ بدر کے موقع پر گھوڑے پر سوار ہو کر شامل ہوئے۔ اس دن آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک لکڑی دی تو وہ آپ کے ہاتھ میں گویا نہایت تیز اور صاف لوہے کی تلوار بن گئی اور آپ اسی سے لڑے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ پھر اسی تلوار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شامل ہوئے اور یہ لکڑی کی تلوار وفات تک آپ کے پاس ہی تھی۔ اس تلوار کا نام عون تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 64 تا 65، عکاشہ بن مُحصن مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء) غزوہ بدر کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ عرب کا بہترین شہسوار ہمارے ساتھ شامل ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے؟ فرمایا عکاشہ بن مُحصن۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 435، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امّت سے ایک گروہ جنت میں داخل ہو گا۔ وہ ستّر ہزار ہوں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عکاشہ بن مُحصن اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! اسے بھی ان میں شامل کر دے۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ کہ عکاشہ اس بارے میں تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الدلیل علیٰ دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب، حدیث 369)

اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اپنی سیرت کی کتاب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ذکر ہوا کہ میری اُمّت میں سے ستّر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یعنی وہ ایسے روحانی مرتبہ پر فائز ہوں گے کہ ان کے لئے خدائی فضل و کرم اس قدر جوش میں ہو گا کہ ان کے حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ان لوگوں کے چہرے قیامت کے دن اس طرح چمکتے ہوں گے جس طرح چودھویں رات کا چاند آسمان پر چمکتا ہے۔ اس پر حضرت عکاشہؓ نے عرض کیا کہ میرے لئے بھی دعا کریں اور آپ نے دعا کی کہ ان کو بھی ان میں شامل کر دے۔ اس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بڑے خوبصورت رنگ میں اس کی تفسیر بیان کی ہے اور تجزیہ کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا یہ ایک بظاہر چھوٹا سا واقعہ اپنے اندر بہت سے معارف کا خزانہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اوّل تو اس سے یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ اُمّت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا اس درجہ فضل و کرم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض اس کمال کو پہنچا ہوا ہے کہ آپ کی اُمّت میں سے ستّر ہزار آدمی ایسا ہو گا جو اپنے نمایاں روحانی مقام اور خدا کے خاص فضل و کرم کی وجہ سے گویا قیامت کے دن حساب و کتاب کی پریشانی سے بالا سمجھا جائے گا۔ (ستّر ہزار سے یہ بھی مراد لی جاتی ہے کہ ایک بڑی تعداد ہو گی) دوسرے اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایسا قرب حاصل ہے کہ آپ کی روحانی توجہ پر خدا تعالیٰ نے فوراً بذریعہ کشف یا القاء آپ کو یہ علم دے دیا کہ عُکاشہ بھی اس ستّر ہزار کے گروہ میں شامل ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عُکاشہ پہلے اس گروہ میں شامل نہ ہو مگر آپ کی دعا کے نتیجہ میں خدا نے اسے یہ شرف عطا کر دیا ہو۔ تیسرے اس واقعہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا اس درجہ ادب ملحوظ تھا اور آپ اپنی اُمّت میں جدوجہد کے عمل کو اس درجہ ترقی دینا چاہتے تھے کہ جب عُکاشہ کے بعد ایک دوسرے شخص نے آپ سے اسی قسم کی دعا کی درخواست کی تو آپ نے اس اَخَص روحانی مقام کے پیش نظر جو اس پاک گروہ کو حاصل ہے مزید انفرادی دعا سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کو تقویٰ اور ایمان اور عمل صالح میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ بتایا کہ اگر اس طرف توجہ رہے گی تو تمہیں مقام مل سکتا ہے۔ چوتھے اس سے آپ کے اعلیٰ اخلاق پر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلیٰ اخلاق پر) بھی غیر معمولی روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار ایسے رنگ میں نہیں کیا جس سے سوال کرنے والے انصاری کی دل شکنی ہو بلکہ ایک نہایت لطیف رنگ میں اس بات کو ٹال دیا۔'' (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 667 تا 668)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُکاشہ کو مختلف سرایا میں، جنگوں میں جو فوجیں بھیجی جاتی تھیں ان میں امیر بنا کر بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول چھ ہجری میں حضرت عُکاشہ کو چالیس مسلمانوں کا افسر بنا کر قبیلہ بنی اسد کے مقابلے پر روانہ فرمایا۔ یہ قبیلہ ایک چشمہ کے قریب ڈیرہ ڈالے پڑا تھا جس کا نام غمر تھا جو مدینہ سے مکہ کی سمت میں چند دن کے فاصلے پر تھا۔ عُکاشہ کی پارٹی جلدی جلدی سفر کر کے قریب پہنچی تا کہ انہیں شرارت سے روکا جائے تو معلوم ہوا کہ قبیلے کے لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے تھے۔ اس پر عُکاشہ اور ان کے ساتھی مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے اور کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔'' (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 666) یعنی جو الزام لگایا جاتا ہے کہاں لوگوں کو یا مسلمانوں کو جنگوں کا خاص شوق تھا۔ لیکن ان لوگوں نے ان سے بلا وجہ کی جنگ ہونے کی بھی کوشش نہیں کی۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النصر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جسے سن کر لوگ بہت روئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے لوگو میں کیسا نبی ہوں؟ اس پر ان لوگوں نے کہا اللہ آپ کو جزا دے۔ آپ سب سے بہترین نبی ہیں۔ آپ ہمارے لئے رحیم باپ کی طرح اور شفیق اور نصیحت کرنے والے بھائی کی طرح ہیں۔ آپ نے ہم تک اللہ کے پیغام پہنچائے اور اس کی وحی پہنچائی اور حکمت اور اچھی نصیحت سے ہمیں اپنے رب کے راستے کی طرف بلایا۔ پس اللہ آپ کو بہترین جزا دے جو وہ اپنے انبیاء کو دیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! مَیں تمہیں اللہ کی اور تم پر اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر کسی پر میری طرف سے کوئی ظلم یا زیادتی ہوئی ہو تو وہ کھڑا ہو اور میرے سے بدلہ لے۔ مگر کوئی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار قسم دے کر کہا مگر کوئی کھڑا نہ ہوا۔ آپ نے تیسری بار پھر فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ! مَیں تمہیں اللہ اور تم پر اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر کسی پر میری طرف سے کوئی ظلم یا زیادتی ہوئی ہو تو وہ اٹھے اور قیامت کے دن کے بدلہ سے پہلے میرے سے بدلہ لے۔ اس پر لوگوں میں سے ایک بوڑھے شخص کھڑے ہوئے جن کا نام عُکاشہ تھا۔ آپ مسلمانوں میں سے ہوتے ہوئے آگے آئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو کھڑے ہو گئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اگر آپ نے بار بار قسم نہ دی ہوتی تو میں ہرگز کھڑا نہ ہوتا۔ حضرت عکاشہ کہنے لگے۔ میں آپ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جس سے واپسی پر میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے قریب آ گئی تو میں اپنی سواری سے اتر کر آپ کے قریب آیا تا کہ آپ کے پاؤں کو بوسہ دوں۔ مگر آپ نے اپنی چھڑی ماری جو میرے پہلو میں لگی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ چھڑی آپ نے اونٹنی کو ماری تھی یا مجھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے جلال کی قسم کہ خدا کا رسول جان بوجھ کر تجھے نہیں مار سکتا۔ پھر آپ نے حضرت بلالؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اے بلال! فاطمہؓ کی طرف جاؤ۔ (حضرت فاطمہؓ کے گھر میں) اور اس سے وہ چھڑی لے آؤ۔ حضرت بلالؓ گئے اور حضرت فاطمہؓ سے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! مجھے چھڑی دے دیں۔ اس پر حضرت فاطمہؓ نے کہا اے بلال! میرے والد اس چھڑی کے ساتھ کیا کریں گے؟ کیا یہ جنگ کے دن کی

بجائے حج کا دن نہیں۔ اس پر حضرت بلالؓ نے کہا کہ اے فاطمہ آپ اپنے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی بے خبر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو الوداع کہہ رہے ہیں اور دنیا چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اپنا بدلہ دے رہے ہیں۔ اس پر حضرت فاطمہ نے حیرانگی سے پوچھا اے بلال! کس کا دل کرے گا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لے۔ پھر حضرت فاطمہ نے کہا کہ اے بلال! حسن اور حسین سے کہو کہ وہ اس شخص کے سامنے کھڑے ہو جائیں کہ وہ ان دونوں سے بدلہ لے لے اور وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ نہ لینے دیں۔ پس حضرت بلال مسجد آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑی پکڑا دی اور آپ نے وہ چھڑی عُکاشہ کو پکڑائی۔ جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے یہ منظر دیکھا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور کہا اے عکاشہ! ہم تمہارے سامنے کھڑے ہیں۔ ہم سے بدلہ لے لو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ کہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: اے ابوبکر اور عمر رک جاؤ۔ اللہ تم دونوں کے مقام کو جانتا ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور کہا اے عکاشہ! میں نے اپنی ساری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزاری ہے اور میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارو۔ پس یہ میرا جسم ہے میرے سے بدلہ لے لو اور بیشک مجھے سو بار مارو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ نہ لو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی بیٹھ جاؤ۔ اللہ تمہاری نیت اور مقام کو جانتا ہے۔ اس کے بعد حضرت حسن اور حسین کھڑے ہوئے اور کہا اے عکاشہ! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں اور ہم سے بدلہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لینے کے جیسا ہی ہے۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا۔ اے میرے پیارو! بیٹھ جاؤ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اے عکاشہ مارو۔ حضرت عکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ نے مجھے مارا تھا تو اس وقت میرے پیٹ پر کپڑا نہیں تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر سے کپڑا اٹھایا۔ اس پر مسلمان دیوانہ وار رونے لگ گئے اور کہنے لگے کیا عکاشہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارے گا؟ مگر جب حضرت عُکاشہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کی سفیدی دیکھی تو دیوانہ وار لپک کر آگے بڑھے اور آپ کے بدن کو چُومنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کا دل گوارا کر سکتا ہے کہ وہ آپ سے بدلہ لے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا بدلہ لینا ہے یا معاف کرنا ہے۔ اس پر حضرت عُکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے معاف کیا اس امید پر کہ اللہ قیامت کے دن مجھے معاف فرما دے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو جنت میں میرا ساتھی دیکھنا چاہتا ہے وہ اس بوڑھے شخص کو دیکھ لے۔ پس مسلمان اٹھے اور حضرت عُکاشہ کا ماتھا چومنے لگے اور ان کو مبارکباد دینے لگے کہ تو نے بہت بلند مقام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو پالیا۔'' (مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 429 تا 431، کتاب علامات النبوۃ، حدیث 14253 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) یہ تھے حضرت عکاشہ کہ انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی واپسی کی خبریں سنا رہے ہیں اور اب پتہ نہیں کبھی موقع ملتا ہے کہ نہیں ملتا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں یہ موقع ہے کہ آپ کے جسم کو نہ صرف چوموں بلکہ بوسہ دوں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ حضرت عُکاشہ مرتدّین کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ عیسیٰ بن عُمَیلہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید لوگوں کے مقابلے پر روانہ ہوتے وقت اگر اذان سنتے تو حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو حملہ کر دیتے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس قوم کی طرف پہنچے جو بُزَاخہ مقام پر تھی تو آپ نے حضرت عُکاشہ بن محصن اور حضرت ثابت بن اَقْرَم کو مخبر بنا کر بھیجا کہ دشمن کی خبر لائیں۔ وہ دونوں گھوڑوں پر سوار تھے۔ حضرت عکاشہ کے گھوڑے کا نام الرَّزَام تھا اور حضرت ثابت کے گھوڑے کا نام اَلْمُحَبَّر۔ ان دونوں کا سامنا طُلیحہ اور اس کے بھائی سلمہ سے ہوا جو مسلمانوں کی مخبری کرنے کیلئے لشکر سے آگے آئے ہوئے تھے۔ طُلیحہ کا سامنا حضرت عکاشہ سے ہوا اور سلمہ کا سامنا حضرت ثابت سے ہوا اور ان دونوں بھائیوں نے ان دونوں اصحاب کو شہید کر دیا۔ ابو واقد اللَّیثی بیان کرتے ہیں کہ ہم دو سو سوار لشکر کے آگے آگے چلنے والے تھے ہم ان مقتولوں، حضرت ثابت اور حضرت عکاشہ کے پاس کھڑے رہے یہانتک کہ حضرت خالد آئے اور ان کے حکم سے ہم نے حضرت ثابت اور حضرت عکاشہ کو ان کے خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کر دیا۔ یہ واقعہ 12 ہجری کا ہے۔'' اس طرح ان کی شہادت ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 245، ثابت بن اقرم مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

حضرت خَارِجہ بن زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ حضرت خارجہ بن زید کا تعلق خزرج کے خاندان اَغَرّ سے تھا۔ حضرت خارجہ کی بیٹی حضرت حَبِیبہ بنت خارجہ حضرت ابوبکر صدیق کی اہلیہ تھیں جن کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم پیدا ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خارجہ بن زید اور حضرت ابوبکر صدیق کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ رئیس قبیلہ تھے اور ان کو کبار صحابہ میں شامل کیا جاتا تھا۔ انہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی۔'' (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 271، ومن بنی الحارث ......خارجہ بن زید مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت خارجہ بن زید کے گھر قیام کیا تھا۔ (اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 640 خارجہ بن زید مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان 2003ء) یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت خارجہ نے غزوۂ اُحد میں بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑتے ہوئے شہادت کا رتبہ پایا۔ نیزوں کی زد میں آ گئے اور آپ کو تیرہ سے زائد زخم لگے۔ آپ زخموں سے نڈھال پڑے تھے کہ پاس سے صفوان بن اُمّیہ گزرا۔ اس نے انہیں پہچان کر حملہ کر کے شہید کر دیا۔ پھر ان کا مُثلہ بھی کیا اور کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے بدر میں ابوعلی کو قتل کیا تھا یعنی میرے باپ اُمیّہ بن خلف کو۔ اب مجھے موقع ملا ہے کہ ان اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے بہترین لوگوں کو قتل کروں اور اپنا دل ٹھنڈا کروں۔ اس نے حضرت ابن قوقل، حضرت خارجہ بن زید اور حضرت اوس بن ارقم کو شہید کیا۔ حضرت خارجہ اور حضرت سعد بن ربیع جو کہ آپ کے چچازاد بھائی تھے ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔'' (الاستیعاب جلد 2 صفحہ 4-3 خارجہ بن زیدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) روایت ہے کہ اُحد کے دن حضرت عباس بن عُبادۃ اونچی آواز سے کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانوں کے گروہ! اللہ اور اپنے نبی سے جڑے رہو۔ جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے یہ اپنے نبی کی نافرمانی سے پہنچی ہے۔ وہ تمہیں مدد کا وعدہ دیتا تھا لیکن تم نے صبر نہیں کیا۔ پھر حضرت عباس بن عُبادۃ نے اپنا خَود اور اپنی زرہ اتاری اور حضرت خارجہ بن زید سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس کی ضرورت ہے؟ خارجہ نے کہا نہیں جس چیز کی تمہیں آرزو ہے وہی میں بھی چاہتا ہوں۔ پھر وہ سب دشمن سے بِھڑ گئے۔ عباس بن عُبادۃ کہتے تھے کہ ہمارے دیکھتے ہوئے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گزند پہنچا، کوئی تکلیف پہنچی تو ہمارا اپنے رب کے حضور کیا عذر ہوگا؟ اور حضرت خارجہ یہ کہتے تھے کہ اپنے رب کے حضور ہمارے پاس نہ تو کوئی عذر ہوگا اور نہ ہی کوئی دلیل۔ حضرت عباس بن عبادۃ کو سفیان بن عبدِ شمس سَلَمی نے شہید کیا اور خارجہ بن زید کو تیروں کی وجہ سے جسم پر دس سے زائد زخم لگے۔''

(کتاب المغازی، جلد 1، صفحہ 227 تا 228، باب غزوہ احد مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

''غزوہ احد کے دن حضرت مالک بن دُخْشُم، حضرت خارجہ بن زید کے پاس سے گزرے۔ حضرت خارجہ زخموں سے چُور بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو تیرہ کے قریب مہلک زخم آئے تھے۔ حضرت مالک نے ان سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ شہید کر دیئے گئے ہیں؟ حضرت خارجہ نے کہا کہ اگر آپ کو شہید کر دیا گیا ہے تو یقیناً اللہ زندہ ہے اور وہ نہیں مرے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام پہنچا دیا۔ تم بھی اپنے دین کیلئے قتال کرو۔'' (کتاب المغازی، جلد 1، صفحہ 243، باب غزوہ احد مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

''حضرت خارجہ کے دو بچے تھے جن میں سے ایک حضرت زید بن خارجہ تھے جنہوں نے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت خارجہ بن زید کی دوسری اولاد حضرت حبیبہ بنت خارجہ تھیں۔ ان کی شادی حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق کی جب وفات ہوئی تو ان کی اہلیہ حضرت حبیبہ امید سے تھیں۔ ابوبکر نے فرمایا تھا کہ مجھے ان کے ہاں بیٹی کی توقع ہے۔ چنانچہ ان کے ہاں بیٹی پیدا ہوئیں۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 640 تا 641، خارجہ بن زید مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت زیاد بن لبید تھے۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ بنت عبید بن مطروف تھا۔ حضرت زیاد کا ایک بیٹا عبداللہ تھا۔ عقبہ ثانیہ میں ستّر اصحاب کے ساتھ آپ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد جب مدینہ واپس آئے تو انہوں نے آتے ہی اپنے قبیلہ بنو بَیَاضہ کے بت توڑ دیئے جو بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ چلے گئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو آپ نے بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ اس لئے حضرت زیاد کو مہاجر انصاری کہا جاتا ہے۔ مہاجر بھی ہوئے اور انصاری بھی تھے۔ حضرت زیاد غزوۂ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 302، زیاد بن لبید مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) آنحضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور قبیلہ بنو بیاضہ کے محلہ سے گزرے تو حضرت زیاد نے اَھْلًا وَ سَھْلًا کہا اور قیام کے لئے اپنا مکان پیش کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو آزاد چھوڑ دو یہ خود منزل تلاش کر لے گی۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اصل چیز اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہے کہ وہ شافی خدا ہے
علاج بھی اس وقت فائدہ دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا اِذن ہو''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/دسمبر 2008)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی ضرورت ہے
اور وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے سے حاصل ہوتا ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/دسمبر 2008)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

محرم نو ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وزکوۃ وصول کرنے کیلئے الگ الگ محصلین مقرر فرمائے تو حضرت زیاد کو حضرموت کے علاقے کا محصّل مقرر فرمایا۔ حضرت عمر کے دَور تک آپ اسی خدمت پر مامور رہے۔ اس منصب سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں اکتالیس ہجری میں وفات پائی۔'' (سرورِ کائنات کے پچاس صحابہ از طالب الہاشمی، صفحہ 557 تا 559 مطبوعہ میٹرو پرنٹرز لاہور 1985ء)

تاریخ میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کے دَورِ خلافت میں جب فتنہ ارتداد نے زور پکڑا اور زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تو اشعث بن قیس الکندی نے بھی ارتداد اختیار کیا۔ حضرت زیاد کو اس کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا گیا۔ جب آپ نے اس پر حملہ کیا تو اس نے قلعہ نَجِیر میں پناہ لے لی۔ حضرت زیاد نے اس کا نہایت سختی سے محاصرہ کیا یہاں تک کہ وہ تنگ آ گیا اور اس نے پیغام بھیجا کہ مجھے اور نو اور آدمیوں کو امان دے دیں تو قلعہ کا دروازہ کھول دوں گا۔ حضرت زیاد نے کہا معاہدہ لکھ کر لے آؤ مَیں اس پر مہر ثبت کر دوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے دروازہ کھولا۔ بعد میں جب معاہدہ دیکھا گیا تو باقی نو آدمیوں کے نام تو لکھے ہوئے تھے مگر اشعث اپنا نام لکھنا بھول گیا تھا۔ چنانچہ اسے دوسرے قیدیوں کے ساتھ مدینہ منورہ بھجوا دیا گیا۔

(امتاع الاسماع، جلد 14، صفحہ 254 تا 255، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت مُعَطِّبْ بن عُبَیْد تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی آپ کے بھتیجے اُسَیْر بن عُروۃ آپ کے وارث ہوئے۔ حضرت مُعَطِّبْ بن عُبَیْد غزوۂ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے اور انہوں نے یوم الرجیع میں شہادت پائی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 240، ومن حلفاء بنی ظفر مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) رجیع کا جو واقعہ ہے کہ اس میں دس مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اس واقعہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی لکھا ہے کہ ''یہ دن مسلمانوں کے لئے سخت خطرے کے دن تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے متوحّش خبریں آ رہی تھیں۔ لیکن سب سے زیادہ خطرہ آپ کو قریش مکہ کی وجہ سے تھا جو جنگ اُحد کی وجہ سے بہت دلیر اور شوخ ہو رہے تھے۔ اس خطرے کو محسوس کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ صفر چار ہجری میں اپنے دس صحابیوں کی ایک پارٹی تیار کی اور ان پر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ خفیہ خفیہ مکہ کے قریب جا کر قریش کے حالات دریافت کریں اور ان کی کارروائیوں اور ارادوں سے آپ کو اطلاع دیں لیکن ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عَضَل اور قارَہ کے چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں۔ آپ چند آدمی ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں مسلمان بنائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ خواہش معلوم کر کے وہی پارٹی جو خبر رسانی کے لئے تیار کی گئی تھی ان کے ساتھ روانہ فرما دی۔ لیکن دراصل جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ جھوٹے تھے اور بنولحیان کی انگیخت پر مدینہ میں آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانے سے مسلمان مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کر دیا جائے اور بنولحیان نے اس خدمت کے معاوضہ میں عَضَل اور قارَہ کے لوگوں کے لئے بہت سے اونٹ انعام کے طور پر مقرر کئے تھے۔ جب عَضَل اور قارَہ کے یہ غدار لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولحیان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوا دی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آ رہے ہیں تم آ جاؤ۔ جس پر قبیلہ بنولحیان کے دوسو نوجوان جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور مقام رجیع میں (رجیع ایک جگہ ہے) ان کو آ پکڑا۔ دس آدمی دوسو سپاہیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے۔ لیکن مسلمانوں کو ہتھیار ڈالنے کی تعلیم تو نہیں دی گئی۔ اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں جو تمہیں گھیر لیا جائے تو پھر یہی حکم ہے کہ جنگ کرو۔ فوراً یہ صحابی ایک قریب کے ٹیلے پر چڑھ کر مقابلے کے واسطے تیار ہو گئے۔ کفار نے جن کے نزدیک دھوکہ دینا کوئی معیوب فعل نہیں تھا ان کو آواز دی کہ تم پہاڑی پر سے نیچے اتر آؤ ہم تم سے پختہ عہد کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہمیں تمہارے عہد و پیمان پر کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہم تمہاری اس ذمہ داری پر نہیں اتر سکتے اور پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا کہ اے خدا تُو ہماری حالت دیکھ رہا ہے۔ اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچا دے۔ غرض عاصم اور ان کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ جب سات صحابہ مارے گئے اور صرف خُبَیب بن عدی اور زَید بن دَثِنَہ اور ایک اور صحابی باقی رہ گئے تو کفار نے جن کی اصل خواہش ان لوگوں کو زندہ پکڑنے کی تھی پھر آواز دے کر کہا کہ اب بھی نیچے اتر آؤ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔ اب کی دفعہ یہ سادہ لوح مسلمان ان کے پھندے میں آ کر نیچے اتر آئے مگر نیچے اترتے ہی کفار نے ان کو اپنی تیر کمانوں کی تندیوں سے جکڑ کر باندھ لیا اور اس پر خُبَیب اور زید کے ساتھی سے جن کا نام تاریخ میں عبداللہ بن طارق مذکور ہوا ہے صبر نہ ہو سکا اور انہوں نے پکار کر کہا کہ یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے اور نامعلوم تم آگے چل کر کیا کرو گے۔ عبداللہ نے ان کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا جس پر کفار تھوڑی دور تک عبداللہ کو گھسیٹتے ہوئے، زدوکوب کرتے ہوئے لے گئے اور پھر انہیں قتل کر کے وہیں پھینک دیا اور چونکہ ان کا انتقام پورا ہو چکا تھا وہ قریش کو خوش کرنے کے لئے نیز روپے کی لالچ میں خُبَیب اور زید کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر انہیں قریش کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ چنانچہ خُبَیب کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے خرید لیا کیونکہ خُبَیب نے بدر کی جنگ میں حارث کو قتل کیا تھا اور زید کو صَفوان بن اُمیّہ نے خرید لیا۔ اور یہ بھی پھر آخر میں شہید کر دیئے گئے تھے۔

(سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ ایم.اے، صفحہ 513 تا 514)

پھر بدری صحابہ میں ایک ذکر حضرت خالد بن بُکَیر کا ہے۔ حضرت خالد بن بُکَیر حضرت عاقل حضرت عامر، حضرت ایاس نے اکٹھے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا اور ان چاروں بھائیوں نے دار ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن بُکَیر اور حضرت زید بن دَثِنَہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں موجود تھے اور رجیع کا واقعہ جو پہلے بیان ہوا ہے جہاں دھوکے سے دس مسلمانوں کو مارا گیا تھا وہاں آپ بھی شہید ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 297، عاقل بن ابی البکیر ؓ، خالد بن ابی البکیر ؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر سے پہلے ایک سریہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں قریش کے قافلہ کے لئے روانہ فرمایا اس میں حضرت خالد بن بُکَیر بھی شامل تھے۔ آپ صفر 4 ہجری کو 34 سال کی عمر میں جنگ رجیع میں عاصم بن ثابت اور مَرْثَد بن ابی مَرْثَد غَنَوِی کے ساتھ قبائل عَضَل و قارَہ کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 647، خالد بن بکیر ؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اس بارہ میں ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب قبیلہ عَضَل اور قارَہ کے لوگ ان صحابہ کو لے کر مقام رجیع میں پہنچے جو قبیلہ ھُذَیل کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ رجیع جو جگہ ہے یہ جو قبیلہ ھُذَیل کے ایک چشمہ کا نام ہے اور حجاز کے کنارے پر واقعہ ہے تو ان لوگوں نے اصحاب کے ساتھ غداری کی۔ یعنی جو لوگ لے کر گئے تھے انہوں نے صحابہ کے ساتھ غداری کی۔ دھوکہ دیا اور قبیلہ ھُذَیل کو ان کے خلاف بھڑکا دیا۔ صحابہ اس وقت اپنے خیمہ میں ہی تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ چاروں طرف سے لوگ تلواریں لئے چلے آ رہے ہیں۔ یہ بھی دلیرانہ جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ ان لوگوں نے (یعنی کافروں نے) کہا واللہ! ہم تم کو قتل نہیں کریں گے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم کو پکڑ کر مکہ والوں کے پاس لے جائیں گے اور ان سے تمہارے معاوضہ میں کچھ لے لیں گے۔ حضرت مَرْثَد بن ابی مَرْثَد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن بُکَیر نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم مشرک کے عہد میں داخل نہیں ہوتے۔ آخر یہ تینوں اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔''

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 591 تا 592، ذکر یوم الرجیع فی سنۃ ثلاث مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت حسان ؓ بن ثابت نے ان لوگوں کے بارے میں اپنے ایک شعر میں کہا ہے کہ

أَلَا لَيْتَنِي فِيهَا شَهِدْتُ ابْنَ طَارِقٍ　　وَزَيْدًا وَمَا تُغْنِي الْأَمَانِي وَمَرْثَدًا

فَدَافَعْتُ عَنْ حِبِّي خُبَيْبٍ وَعَاصِمٍ　　وَكَانَ شِفَاءً لَوْ تَدَارَكْتُ خَالِدًا

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 647، خالد بن بکیر ؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

کہ کاش میں اس (واقعہ رجیع) میں ابن طارق اور زید اور مَرْثَد کے ساتھ ہوتا۔ اگرچہ آرزوئیں کچھ کام نہیں آتیں۔ تو میں اپنے دوست خُبَیب اور عاصم کو بچاتا اور اگر میں خالد کو پا لیتا تو وہ بھی بچ جاتا۔

تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دین کی حفاظت کے لئے، اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے قربانیاں دیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''اس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنے والا اور غموں کو دور کرنے والا ہے اور اس کے رسول پر درود اور سلام جو اِنس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے۔ اور اس کے ان اصحاب پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسا کی طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے۔''

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 188)

پھر ایک جگہ آپ صحابہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''جو دن کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں اور

کلامُ الامام

''جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی نا تمام ہے''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

دین کے ستارے ہیں۔(راتوں کے راہب ہونے کا مطلب ہے راتوں میں کہ عبادت کرنے والے۔اور دین کے ستارے ہیں۔) خدا کی خوشنودی ان سب کے شامل حال ہے۔‘‘(نجم الہدیٰ، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 17) اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی علمی اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے اور راتوں کی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم اسماعیل مالا گالا صاحب مبلغ یوگنڈا کا ہے۔ یہ 25رمئی کو نماز جمعہ سے قبل دل کی تکلیف کی وجہ سے ان کو دل کا حملہ ہوا۔اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے 64 سال ان کی عمر تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسماعیل مالا گالا صاحب 1954ء میں مکونو ڈسٹرکٹ یوگنڈا میں پیدا ہوئے۔ان کے والد اور والدہ دونوں عیسائی تھے لہٰذا یہ خود بھی پیدائشی طور پر عیسائی تھے۔ مالا گالا صاحب ایک احمدی دوست حاجی شعیب نصیرا صاحب کے برادر نسبتی تھے اس لئے ان کا حاجی شعیب صاحب کے گھر آنا جانا تھا۔ حاجی شعیب صاحب کے ذریعہ ہی اسلام میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ ایک لمبا عرصہ سوال و جواب کا سلسلہ چلتا رہا۔اس کے بعد آہستہ آہستہ ان پر اسلام کی سچائی روشن ہونا شروع ہوئی اور آخر 1978ء میں یہ بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہو گئے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کرلیا تو حاجی شعیب نصیرا صاحب سے ذکر کیا کہ میری بچپن سے یہ خواہش تھی کہ میں عیسائی پادری بنوں۔ اب چونکہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے تو کیا مَیں اسلام کی خدمت کرسکتا ہوں؟ اس پر انہیں بتایا گیا کہ آپ اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر سکتے ہیں۔ اس وقت محمد علی کائرے صاحب (جو اس وقت یوگنڈا کے امیر جماعت ہیں) پاکستان سے جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کر کے یوگنڈا پہنچے تھے۔ چنانچہ انہوں نے 1980ء میں مالا گالا صاحب کو دیگر پانچ خدام کے ساتھ پاکستان بھجوا دیا۔ موصوف دسمبر 1980ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں فصلِ خاص میں داخل ہوئے اور یکم مارچ 1988ء کو تعلیم مکمل کی۔ جامعہ کے عرصہ تعلیم کے حوالے سے اس وقت جامعہ کے پرنسپل سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے اپنے ریمارکس میں ان کے بارے میں لکھا کہ ’’علمی لحاظ سے کمزور ہیں لیکن اچھے متعاون اور اطاعت گزار طالبعلم رہے۔ منکسر المزاج اور عبادت گزار تھے۔ بزرگوں سے ملاقات اور انہیں دعا کا کہنا ان کا شعار تھا۔‘‘ موصوف نے نہایت محنت کے ساتھ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی اور 1984ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی تو اس وقت مخصوص حالات میں بڑی خوش اسلوبی اور بہادری سے یہ بھی ڈیوٹیاں دینے والوں میں شامل تھے۔ موجودہ پرنسپل مبشر ایاز صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ’’ہم جامعہ میں اکٹھے رہے۔ بہت ہی نیک طبیعت تھی۔ خاموش طبع تھے۔ جامعہ کے ان طلباء میں ان کا شمار ہوتا تھا جنہیں عبادت اور ریاضت کا خاص شوق تھا۔ اطاعت گزاری ان کا خاص اور قابل ذکر وصف تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے نقیب اور زعیم ہونے کی وجہ سے ان سے کئی بار واسطہ پڑا۔ بہت ہی عاجز مزاج اور مطیع اور فرمانبردار پایا۔ فٹبال کے بڑے شوقین تھے۔ ٹیم کے ایک اہم ممبر سمجھے جاتے تھے اور خاص طور پر ان کو شامل کیا جاتا تھا۔‘‘ جامعہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ان کا باقاعدہ تقرر یوگنڈا میں بطور مبلغ 1988ء میں ہوا جہاں انہوں نے کئی جماعتوں میں بطور مبلغ کام کیا۔ 2007ء میں موصوف دو یوگنڈن مبلغین کے ساتھ پاکستان بھی گئے جہاں انہیں لوگنڈا زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی نظر ثانی کا کام مکمل کرنے کی توفیق ملی اور تین ماہ کے اندر انہوں نے یہ کام مکمل کرلیا۔ جامعہ میں تو شاید علمی لحاظ سے کمزور ہوں گے لیکن بعد میں علمی لحاظ سے بھی بڑے آگے نکلے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنا علم بہت بڑھایا، اضافہ کیا۔ مرحوم کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا اور ان کی تبلیغ سے بڑی تعداد نے احمدیت قبول کی۔ سائیکل پر ہی بہت لمبے لمبے تبلیغی سفر کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ تبلیغ کے لئے نکلے ہوئے تھے کہ پیچھے سے ان کی بیوی کی وفات ہوگئی۔ رابطہ کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اور جب تبلیغی سفر سے واپس آئے تو پتہ چلا کہ بیوی فوت ہوگئی ہے اور اس کی تدفین بھی ہوچکی ہے۔ ساری زندگی نہایت سادگی کے ساتھ خدمت دین میں مصروف رہتے ہوئے گزاری۔ بہت نرم دل، ہمدرد اور شفیق انسان تھے۔ غریبوں اور مسکینوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ خلافت کے بہت شیدائی تھے۔ خلیفہ وقت کا ہر حکم ماننا ضروری سمجھتے تھے۔ عموماً سارے افریقن ہی لیکن افریقن مبلغین خاص طور پر واقفین زندگی میں نے دیکھا ہے کہ خلافت کے ساتھ ان کا خاص تعلق ہے۔

امیر صاحب یوگنڈا محمد علی کائرے صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم ایک مثالی مربی تھے۔ نہایت نیک دل اور دعوت الی اللہ کرنے والے اور دین کی خدمت بجالانے والے انسان تھے۔ بہت سی مشکلات کے باوجود کبھی شکوہ نہ کیا بلکہ ہر ہر طرح سے خدمت دین میں لگے رہے۔ پہلی بیوی کی وفات کے بعد انہوں نے دوسری شادی کی اور کچھ عرصہ بعد تیسری شادی بھی کی۔ ان کی ایک بیوی لکھتی ہیں کہ میں نے انہیں ساری زندگی بہت ہی پیار کرنے والا، نرم دل اور ہر حال میں پُرسکون اور خدا کا شکر بجالانے والا انسان پایا۔ ان کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ ہمارے والد بہت شفیق اور بردبار انسان تھے۔ ہمیشہ ہماری ضرورتوں کا خیال رکھتے اور دین پر عمل پیرا رہنے کا درس دیتے رہے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو بیویاں اور نو بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی ہمیشہ جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

(سورۃ البقرۃ:196)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم .ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

’’درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 38)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K

All kinds of Readymade Garments

Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے
اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور
حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ
مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 36)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بطور حق کے ان لوگوں کو جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں، جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ان کا حق ادا کرتے ہوئے اور یقین کے ساتھ عمل کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی آیات پر مکمل ایمان رکھنے والے ہیں ضرور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹوں گا۔ پس مومن کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، تقویٰ پر چلنے اور ایمان میں کامل ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے

جب رمضان میں انسان روزے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پہلے سے زیادہ عمل کرے اپنی عبادتوں کو بڑھائے، اپنے تقویٰ میں ترقی کرے تو پھر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں پہلے سے بڑھ کر آ گیا

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ توبہ اور استغفار ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے توبہ اور استغفار کی حقیقت اور اس کی اہمیت اور اس کے ثمرات و برکات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کیلئے، اس کی مدد و نصرت کیلئے، اس کا رحم حاصل کرنے کیلئے کوشش، استغفار اور دعا ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری جماعت کو یہ دعا بکثرت پڑھنی چاہئے کہ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202)
پس اس طرف ہمیں بھی توجہ دینی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لے کر ہمیں ہر قسم کی دنیاوی اور اُخروی آگ سے بچائے رکھے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08/جون 2018ء بمطابق 08/احسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ (الاعراف:157)

اس آیت کا ترجمہ ہے: اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آ گئے ہیں۔ اس نے کہا میرا عذاب وہ ہے کہ جس پر میں چاہوں اس پر میں وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اس رحمت کو ان لوگوں کے لئے واجب کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر عجیب احسان ہیں جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ رحمت کا مطلب ہے نرم ہونا، مہربان ہونا، رحم کا ابھرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا بندوں سے نرمی اور صَرفِ نظر کا سلوک ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر مہربانی کا سلوک ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم کا جذبہ اور یہ سلوک اتنا بڑھا ہوا ہے کہ جو ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس کی رحمت میں رحمانیت اور رحیمیت شامل ہیں۔ یہ اس کی رحمانیت ہے کہ بن مانگے بھی بیشمار چیزیں دنیا میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور رحیمیت کا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والوں اس کے احکام پر عمل کرنے والوں اس کے آگے جھک کر مانگنے والوں پر اظہار کرتا ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندوں کو عذاب دینا میری غرض نہیں ہے۔ بعضوں کو بڑی غلط فہمی ہوتی ہے کہ انسان کو اگر عذاب دینا ہے، سزا دینی ہے تو پیدا کیوں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری غرض یہ نہیں ہے۔ ہاں وہ لوگ میرے عذاب اور سزا کے مورد بنتے ہیں جو اپنے غلط عملوں کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن میرا یہ عذاب بھی عارضی چیز ہے اور اصلاح اور احساس کے لئے ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ والے بھی میری وسیع رحمت سے حصہ لیں گے اور ان کا عذاب بھی ختم ہو جائے گا۔ دوزخ کی سزا بھی ان کے غلط عملوں کی وجہ سے ملے گی اور پھر وہ ایک اصلاح کا ذریعہ بن جائے گی۔ تو اگر دیکھا جائے تو یہ سزا بھی اصلاح ہے۔ یہ سزا کا دور جو ہے یہ بھی ایک لحاظ سے رحمت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک بھی ہے۔ اس لئے وہ بظاہر ہمیں گناہگار نظر آنے والے لوگوں کو اپنی رحمت اور بخشش کی چادر میں لپیٹ کر بغیر سزا کے جانے دے سکتا ہے۔ لیکن اس نے ہمیں نیکیوں کے راستوں پر چلنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ ضرور فرما دیا کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور ان پر میں ضرور اپنی رحمت کروں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں پر جو میرے نشانوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بطور حق کے ان لوگوں کو جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں، جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ان کا حق ادا کرتے ہوئے اور یقین کے ساتھ عمل کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی آیات پر مکمل ایمان رکھنے والے ہیں، ضرور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹوں گا۔

پھر ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف:57) کہ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔ محسن وہ ہیں جو تمام شرائط کے ساتھ اپنے کام کو پورا کرتے ہیں۔ پس جو تقویٰ کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجا لانے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے نشانات پر مکمل ایمان رکھنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچے گی۔ پس ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، تقویٰ پر چلنے اور ایمان میں کامل ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے تبھی وہ مومن کہلا سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے فیض پانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے احکامات پر ان کا حق ادا کرتے ہوئے عمل کرنے والوں کے قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تو اپنے پر فرض کر لیا ہے، ان کے لئے لکھ دیا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو میری رحمت کی وسعت تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ کتنا رحیم و کریم ہے ہمارا خدا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ بندہ کس طرح اپنے مالک پر کوئی حق جتا سکتا ہے۔ لیکن وہ زمین و آسمان کا مالک کہتا ہے کہ اگر تم تقویٰ پر چلو گے، میرے احکامات پر عمل کرتے ہوئے میرے نشانوں پر ایمان لاؤ گے تو میری رحمت کے یقیناً حقدار بن جاؤ گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے پہلی چیز تقویٰ بیان فرمائی ہے اور اصل میں اگر تقویٰ کا صحیح اِدراک ہو جائے تو باقی نیکیاں اور ایمان میں کامل ہونا اس کے اندر ہی آ جاتا ہے۔ اس بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا (یعنی انہیں صحیح طرح بجا لانا) اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں (انسان کے جتنے بھی اعضاء ہیں۔ انسان کے قویٰ ہیں۔ طاقتیں ہیں) جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا'' (صحیح طرح ان کا استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات ہیں ان کے مطابق ادا کرنا ان کا حق ادا کرنا) ''اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا۔'' (غلط استعمال سے اس کو روکنا اور شیطان جن اعضاء کے ذریعہ، جن طاقتوں کے ذریعہ سے پوشیدہ حملے کرواتا ہے اس

لئے اس سے ہوشیار رہنا یہ انسان کا کام ہے۔تبھی وہ صحیح تقویٰ پر چل سکتا ہے۔تبھی وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ادائیگی صحیح طرح کرسکتا ہے۔) فرمایا ’’اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بہ مقدور کار بند ہو جائے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 209 تا 210)

اس کی جو باریک سے باریک باتیں ہیں اس پر بھی جتنی حد تک انسان کی طاقت ہے، جس حد تک قدرت رکھتا ہے اس کی پابندی کرے ان پر عمل کرے۔

پس اس معیار کو انسان حاصل کرلے تو یہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے پر بطور حق کے فرض ہو جاتی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ خود اپنے پر یہ فرض کرلیتا ہے۔اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بندے کا کیا مقام ہے کہ بطور حق اللہ تعالیٰ سے کچھ لے سکے۔

یہ دن جن میں سے ہم گزر رہے ہیں یہ رمضان کے دن ہیں۔اس کا آخری ہفتہ اب رہ گیا ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل شھر رمضان، حدیث 2495)

اس سے بھی مومن ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔وہی فائدہ اٹھائے گا جو صحیح طرح ایمان لانے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہے۔شیطان کے چیلے تو ان دنوں میں بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے۔دنیا میں بے تحاشا بیہودگیاں، بے حیائیاں روزمرہ کا معمول ہیں۔ رمضان میں کوئی ختم نہیں ہوگئیں۔ پس یہ خوشخبری مومنوں کیلئے ہے اور یہ تقویٰ پر چلنے والوں کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے والوں کیلئے ہے کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت پہلے سے بھی بڑھ کر وسیع کردی ہے۔پس اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔سب پرانے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب صوم رمضان احتسابا من الایمان، حدیث 38)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کے اظہار کا ایک اور نظارہ کہ تم ایک کوشش کرتے ہو میں کئی گنا بڑھ کر تمہیں دے دیتا ہوں۔کس کس طرح سے اس کی رحمانیت اور رحیمیت اور رحمت کا اظہار ہو رہا ہے۔پس خوش قسمت ہیں وہ جو ان دنوں سے فائدہ اٹھانے والے ہیں۔پھر یہ بھی اس کی دین ہے کہ ان آخری دنوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کی طرف بھی ہمیں توجہ دلائی ہے تاکہ ہم قبولیت دعا کے پہلے سے بڑھ کر نظارے دیکھیں۔یہ بھی کوئی ہمارا حق تو نہیں۔یہ بھی اس کی عطا ہے تاکہ بندوں کو اپنے قریب تر کرنے کی طرف ترغیب دے اور یہ بھی اس کی رحمت کی وسعت ہے۔

پھر ایک حدیث میں ہے کہ رمضان کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اس کا درمیانی عشرہ مغفرت ہے اور اس کا آخری عشرہ آگ سے نجات ہے۔

(کنز العمال، جلد 8، صفحہ 463، حدیث 23668، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

جب رمضان میں انسان روزے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پہلے سے زیادہ عمل کرے، اپنی عبادتوں کو بڑھائے، اپنے تقویٰ میں ترقی کرے تو پھر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں پہلے سے بڑھ کر آگیا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری خاطر روزہ رکھتا ہے۔ان دنوں میں میری خاطر بعض جائز باتوں کے کرنے سے بھی رکتا ہے تو پھر ایسے روزہ دار کی جزا مَیں خود بن جاتا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب ھل یقول انی صائم اذا شُتم، حدیث 1904)

جب اللہ تعالیٰ خود جزا بن گیا تو مغفرت کے سامان ہوگئے اور جب مغفرت کے سامان ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بخشش اور توبہ قبول کرلی تو پھر آگ سے بھی انسان کی نجات ہوگئی۔آگ سے بھی بچ گیا۔اس دنیا کی آگ سے بھی اور آخرت، اگلے جہان کی آگ سے بھی۔مگر شرط یہی ہے کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھنا ہے اور عمل بھی کرنے ہیں اور پھر یہ عمل مستقل زندگی کا حصہ بن کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں مستقل لپیٹے رکھنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف رمضان کے پہلے عشرہ کیلئے نہیں۔ پہلے سے دوسرے عشرے میں بھی داخل ہو رہی ہے اور تیسرے عشرے میں بھی داخل ہو رہی ہے اور مستقل انسان کے ساتھ ہے جب تک اس کے عمل تقویٰ پر چلتے ہوئے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ سرانجام دیئے جاتے رہیں گے۔اسی طرح اس کی مغفرت صرف درمیانی دس دن کے لئے نہیں ہے بلکہ رمضان کے آخر تک اور اس سے بھی آگے تک انسان کے ساتھ ہے اور جب تک انسان کی زندگی ہے اس کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچانے والی ہے۔اسی طرح آگ سے بھی صرف انسان ان دس دنوں میں نہیں بچ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے ہوئے جو رمضان سے بھی گزر جائے گا تو وہ اس کے بعد بھی آگ سے دُور رہے گا۔ ورنہ اگر رمضان کے بعد پھر وہی دنیا داری کے غالب آنے اور تقویٰ سے دوری اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عدم توجہ اور ایمان کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کے نشانات کی ہم نے پرواہ نہ کرنا ہے تو پھر ایسا ہی ہے جیسے اپنے لئے انسان ایک محفوظ حصار بناتا ہے، ایک محفوظ مورچہ بناتا ہے اور پھر خود ہی اس کو ضائع کردے اور توڑ دے۔ پس یہ رمضان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے کے لئے اور پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ورنہ نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت چند دنوں تک محدود ہے، نہ اس کی مغفرت چند دنوں تک محدود ہے، نہ اس کی مغفرت کی قبولیت کی وجہ سے آگ سے نجات چند دنوں کے لئے یا کچھ عرصے کے لئے محدود ہے۔

پس اس بات پر ہمیں ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہئے۔اس زمانے میں قدم قدم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے والے بن سکتے ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت میں لپیٹنے کے سامان کرتا ہے یا ہمارے ایک عمل کو کس طرح بڑھ کر نوازتا ہے۔کس طرح مغفرت کے سامان کرتا ہے اور کس طرح ہمیں مغفرت کے لئے کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس کی رحمت مستقل ہمارے ہمارے شامل حال رہے۔اس کے لئے میں آپ کے بعض اقتباسات بھی پیش کروں گا اور وضاحت بھی کروں گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیات کی وضاحت فرماتے ہوئے جو میں نے تلاوت کی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’مَیں جس کو چاہتا ہوں عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر چیز پر احاطہ کر رکھا ہے۔سو میں ان کے لئے جو ہر یک طرح کے شرک اور کفر اور فواحش سے پرہیز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور نیز ان کے لئے جو ہماری نشانیوں پر ایمان کامل لاتے ہیں اپنی رحمت لکھوں گا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 564)

یہاں آپ نے تقویٰ کی وضاحت تین الفاظ میں فرمائی کہ شرک سے پرہیز کرنا، کفر سے بچنا اور فواحش سے پرہیز کرنا۔آجکل قدم قدم پر فواحش کے سامان ہیں۔ٹی وی پہ انٹرنیٹ پہ اور میڈیا میں بیہودگیاں اور لغویات کے سامان ہیں۔پس جو بھی ان کے بیہودہ اور لغو پروگرام ہیں ان سے بچنا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ رمضان میں ان دنوں میں روزے رکھنے کے لئے جلدی بھی اٹھنا پڑتا ہے اور رات کو دوسری مصروفیات بھی ہیں اس لئے بہت سے لوگ ہیں جو شاید ان دنوں میں ان چیزوں کو اتنا نہیں دیکھتے یا ان لغویات میں نہیں پڑے ہوئے یا اس سے بچے ہوئے ہیں۔اس سے مستقل بچنا یہ ضروری ہے۔یہ چیزیں آجکل خاص طور پر نوجوانوں کو بلکہ اکثر شکایتیں آتی ہیں کہ بڑوں کو بھی، ان کے ذہنوں کو زہر آلود کر رہی ہیں اخلاق بھی خراب ہو رہے ہیں اور یہ لوگ ایمان سے بھی دور جا رہے ہیں۔پس ہر احمدی کو اس طرف توجہ کرتے ہوئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور ان چیزوں کا بھی صحیح، مناسب اور محتاط استعمال کرنا چاہئے۔

پھر ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب یعنی عدل بعد کسی خصوصیت کے پیدا ہوتی ہے۔یعنی یہ صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے۔‘‘ (جنگ مقدس، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 207)

پس جب اللہ تعالیٰ کسی کو سزا دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون سے باہر نکلتا ہے اور جیسا کہ ذکر ہو چکا یہ سزا بھی اصلاح کے لئے ہوتی ہے اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت غالب آجاتی ہے۔ بہر حال واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے تو وہ اس وجہ سے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے قانون سے باہر نکلنے کی انتہا کردی ہے اور پھر باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو وسیع کیا ہوا ہے پھر بھی وہ اس کے غضب کی زد میں آجاتے ہیں۔

پھر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’وعید میں دراصل کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔صرف اس قدر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدّوسیت کی وجہ سے تقاضا فرماتا ہے کہ شخصِ مجرم کو سزا دے۔...... پھر جب شخصِ مجرم توبہ اور استغفار اور تضرع اور زاری سے اس تقاضا کا حق پورا کردیتا ہے تو رحمت الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضا پر سبقت لے جاتا ہے اور اس غضب کو اپنے اندر مجحوب و مستور کر دیتا ہے۔ یہی معنی ہیں اس آیت کے کہ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف 157) یعنی رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ۔‘‘ (تحفہ غزنویہ، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 537)

یعنی میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔ جب انسان توبہ کر رہا ہے، استغفار کر رہا ہے، تضرع کر رہا ہے، دعائیں مانگ رہا ہے اور جب اس کا یہ تقاضا پورا کردیتا ہے، جو اس کا حق ہے وہ پورا کردیتا ہے تو پھر آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر سزا دینا کوئی فرض نہیں کیا ہوا۔ بلکہ اس نے جو فرض کیا تو وہ ایسے لوگوں پر رحمت فرض کی ہے۔ پھر اس کی رحمت جو ہے اس کے غضب کے تقاضے پر غالب آجاتی ہے اور غضب جو ہے وہ

غائب ہوجاتا ہے اور پردوں میں چھپ جاتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ توبہ اور استغفار ہے۔ اور استغفار کی حقیقت کیا ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں۔ اس بارے میں آپ بیان فرماتے ہیں کہ ’’استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔‘‘ (استغفار کس لئے ہے کہ انسان ہے کمزور ہے تو کوئی کمزوری جو انسان کے اندر ہے وہ ظاہر نہ ہو اور جو انسانی فطرت ہے وہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی طاقت سے سہارا دے اور گناہ سرزد ہونے سے بچائے۔ غلطیاں سرزد ہونے سے بچائے۔ فرمایا کہ) ’’یہ لفظ غَفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخصِ مُستَغفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔‘‘ (یعنی جو استغفار کرنے والا شخص ہے اس کی جو فطرتی کمزوری ہے، انسان کی فطرت میں بہت کمزوریاں ہوتی ہیں، ان کو ڈھانک لے۔ وہ ظاہر نہ ہوں۔ اور ان کمزوریوں کی وجہ سے اس سے گناہ سرزد نہ ہوں) ’’لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنی اور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد لیا گیا کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ڈھانک لے۔‘‘ (یعنی جو انسان گناہ کر چکا ہے اس کو بھی ڈھانک لے۔ اس کے بداثرات سے بچائے۔ اس کی وجہ سے جو سزا ملنی ہے اس سے بچائے) ’’لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مُستَغفِر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیّوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جب کہ خدا کا نام قیّوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیّومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے۔‘‘

(عصمتِ انبیاءؑ، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 671)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ وہ قیوم بھی ہے۔ پس انسان کی جو پیدائش ہے وہ قانون قدرت کے تابع ہے۔ بیشک انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، پیدائش اُسی کے اِذن ہوتی ہے لیکن قانون قدرت کے تابع انسانی کوشش اور ذریعہ اور جو قانون اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا بنایا ہے اس سے گزرنا پڑتا ہے، یہ ضروری ہے۔ پس فرمایا کہ پیدائش میں انسان کی جو کوشش ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے کے لئے، اس پر عمل کرنے کے لئے اس کی جو صفت قیّومیت ہے اس کا بھی تمہارے سے اظہار ہونا چاہئے۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے حکموں پر چلنے کے لئے اس سے دعا اور استغفار کی طرف توجہ رہنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اس صفت قیومیت کو استعمال میں لاتے ہوئے پھر وہ طاقت بھی بخشے جس سے انسان اس کے حکموں پر چلنے والا بنا رہے۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ۔ ......سو وہ خدا خالق بھی ہے اور قیّوم بھی اور جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیّومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے۔‘‘ (انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے وہ پوری ہو گئی لیکن قیّومیت کا کام جب تک انسان کی زندگی ہے اس وقت تک اس کے ساتھ ہے) ’’اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی‘‘۔ (ہمیشہ اس قیومیت کی صفت کو حاصل کرنے کے لئے مستقل استغفار کرنے کی ضرورت ہے) ’’غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے۔ پس استغفار صفت قیّومیت کا فیض حاصل کرنے کے لئے‘‘ (ہے)۔ (اللہ تعالیٰ کی صفت قیومیت سے فیض حاصل کرنا ہے تو استغفار کرو تا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قویٰ دیئے ہیں، جو صلاحیتیں دی ہیں، جو طاقتیں دی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق چلانے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ فرمایا کہ اسی کی طرف ’’اشارہ سورۃ فاتحہ کی اس آیت میں ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیّومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کر سکیں۔‘‘

(عصمتِ انبیاءؑ، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 672)

پس یہ وہ بنیادی نقطہ ہے جو ہر وقت ہمارے سامنے رہنا چاہئے۔ صرف یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے جو چاہے کر لو۔ بعد میں اللہ تعالیٰ سے رحمت اور بخشش مانگ لینا۔ یہ صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت ان کے لئے اپنے اوپر فرض کی ہے جو اس کی طرف آتے ہیں۔ اس کے احکامات کے پابند ہیں۔ اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

پھر استغفار کے مضمون کو مزید کھولتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔‘‘ (گناہ کر لیا۔ پتہ ہی نہیں لگتا۔ بے حس ہو چکے ہوتے ہیں۔ یا غلطی سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کیا ہے) ’’اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو، خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے‘‘۔ (جسم کے جتنے اعضاء ہیں کسی سے بھی ایسا گناہ سرزد نہ ہو۔ استغفار کرتے رہو۔ فرمایا کہ) ’’آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (الاعراف 24) یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا، ہم پر رحم نہ کیا تو پھر ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا اوّل سے قبول ہو چکی ہے) ’’غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بَلا بغیر اِذن کے نہیں آتی۔‘‘ فرمایا کہ ’’جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 275 تا 276، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کے لئے اس کی مدد و نصرت کے لئے اس کا رحم حاصل کرنے کے لئے کوشش، استغفار اور دعا ضروری ہے۔

استغفار اور توبہ ہم دو لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے فرق کو واضح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدّم ہے۔‘‘ (یعنی اس کو فوقیت ہے کیونکہ وہ پہلے ہے۔ توبہ سے پہلے استغفار ہے) ’’کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے۔‘‘ (گناہوں سے بچنے کے لئے استغفار کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد اور طاقت حاصل کی جاتی ہے تا کہ انسان گناہوں سے بچے) ’’اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔‘‘ (یعنی بچنے کے بعد پھر مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہنا۔ اپنے گناہوں سے بچنے کے لئے جو استغفار کی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے اس پر قائم رہنے کے لئے توبہ ہے۔ تو یہ دعا ہے۔ توبہ اس لئے ہے کہ اے اللہ جو مغفرت کی دعا ہم نے کی ہے ہمیں اس پر قائم بھی رکھ۔ آگ سے نجات دی ہے تو یہ مستقل نجات ہو۔ ہمارا کوئی فعل یا جو بھی اس میں کوششیں ہم نے کی ہیں یہ ساری کوششیں تجھے ناراض کرنے والی نہ بن جائیں کہ ہم پھر واپس اسی جگہ آ جائیں۔ اس کے لئے توبہ ہے۔ یعنی گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے توبہ ہے۔ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ کہا تو اس لئے کہ ہمیں اب پھر اس پر قائم بھی رکھ کہ ہم اپنے گناہوں سے بچیں بھی رہیں۔ تیری مغفرت کو ہمیشہ حاصل کرنے والے بھی رہیں اور آگ سے ہمیں ہمیشہ کے لئے نجات بھی ملتی رہے۔) فرمایا کہ ’’عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی جس کا نام تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہو گا یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی‘‘ (کہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک اللہ تعالیٰ بہترین سامان عطا کرے گا) فرمایا کہ ’’سنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔ ہر ایک حِس کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے۔ ہر ایک آدمی نبی، رسول، صدیق، شہید نہیں ہو سکتا۔‘‘ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 68 تا 69، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) لیکن جو بھی کسی کے مدارج مقرر کئے گئے ہیں، جس جس حد تک کسی نے پہنچنا ہے ان کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑے گی اور وہ استغفار اور توبہ کے ذریعہ سے ہو گی۔

پھر توبہ کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’واضح ہو کہ توبہ لغت عرب میں رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب انسان گناہوں سے دست بردار ہو کر صدق دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور یہ امر سراسر قانون قدرت کے مطابق ہے۔ کیونکہ جبکہ خدا تعالیٰ نے نوع انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ جب ایک انسان سچے دل سے دوسرے انسان کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا دل بھی اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے۔ تو پھر عقل کیونکر اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے۔ بلکہ خدا جس کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوئی ہے وہ بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام ...... توَّاب ہے۔ یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ سو بندے کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ۔ اگر رحمت خدا تعالیٰ کی صفات میں سے نہ ہو تو کوئی مخلصی نہیں پا سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’افسوس! کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی صفات پر غور نہیں کی اور تمام مدار اپنے فعل اور عمل پر رکھا ہے‘‘ (جو سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے عمل سے ہی سب کچھ حاصل کر لینا ہے) ’’مگر وہ خدا جس نے بغیر کسی کے عمل کے ہزاروں نعمتیں انسان کے لئے زمین پر پیدا کیں۔ کیا اس کا یہ خُلق ہو سکتا ہے کہ انسان ضعیف البنیان جب اپنی غفلت سے متنبہ ہو کر اس کی طرف رجوع کرے اور رجوع بھی ایسا کرے کہ گویا مر جاوے اور پہلا ناپاک چولہ اپنے بدن پر سے اتار دے اور اس کی آتشِ محبت میں جل جائے تو پھر بھی خدا اس کی طرف رحمت

کے ساتھ توجہ نہ کرے۔ کیا اِس کا نام خدا کا قانون قدرت ہے؟''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 133 تا 134)

آپ ان لوگوں کو جواب دے رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ رحمت کرتے ہوئے رجوع نہیں کرتا۔ بیشک انسان دعا کرتے ہوئے، استغفار کرتے ہوئے اپنی حالت مردہ کی طرح بنالے گویا کہ وہ مر گیا ہے اور اپنا جو پہلا ناپاک چولہ ہے، جو لباس ہے بدن سے اتار دے۔ اپنے آپ کو پاک کرلے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ میں جلنے لگ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ رحم سے رجوع نہیں کرے گا؟ یہ ان لوگوں کا نظریہ ہوسکتا ہے۔ فرمایا کہ ایسے لوگ جو ہیں یہ جھوٹ بولتے ہیں لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ بندہ تو اپنا حق ادا کردے اور خدا تعالیٰ کچھ بھی عطا نہ کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مقام کے ہی خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے خلاف ہے کہ میری رحمت بڑی وسیع ہے۔ یہ اس کے قانون کے خلاف ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اس کی وسیع رحمت ہونے کے اعلان کے خلاف ہے۔ لیکن انسان نے جو فرض پورا کرنا ہے وہ بھی یہ ہے کہ ایسی کوشش کرے کہ گویا مر جاوے اور پہلا ناپاک لباس جو ہے، انسان کا گناہوں کا لباس اس کو اپنے بدن سے اتار دے اور اس کی محبت کی آگ میں جل جائے۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں ہوں گی اور یہ باتیں بڑی غور طلب ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسا رجوع کرتا ہے کہ انسان اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

پس یہ ہے وہ مغفرت کی طلب کا معیار جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بندے کو حقدار بنا دیتی ہے۔ وہ حق جس کی ادائیگی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پر فرض کرلی ہے۔ آپ نے سچی اور حقیقی توبہ کی شرائط بھی بیان فرمائیں کہ یہ حاصل کرنے کے لئے انسان کو کیا اور کس طرح کوشش کرنی چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ سچی توبہ کے لئے تین شرطیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے دماغ کو ان تمام باتوں سے پاک کرو جن سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ان برائیوں کی کریہہ اور خوفناک شکل اپنے ذہن میں پیدا نہیں کروگے۔ اگر ان کی طرف توجہ رہے گی، اگر ان کے خلاف ذہن میں ایک مکروہ شکل نہیں بناؤ گے تو پھر ان سے بچنا بڑا مشکل ہے۔ پہلی چیز تو یہی ہے کہ اس کو اپنے دماغ سے نکالنا پڑے گا۔ کوشش کرکے ان چیزوں سے نفرت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی غلط کام کرنے یا برائی کی طرف توجہ جانے پر ندامت اور پشیمانی ہونی چاہئے۔ انسان کے دماغ میں جب خیال آئے تو فوراً شرمندگی اور پشیمانی کا خیال ہونا چاہئے۔ یہ خیال دل میں ہو کہ یہ برائیاں اور لذات جن کی طرف میں جا رہا ہوں یہ عارضی ہیں اور میری زندگی برباد کرنے والی ہیں اور ایک وقت آکے یہ چیزیں ختم ہوجانی ہیں۔ عارضی لذت ہے۔ گویا اپنے کانشنس کی بات سننی ہے۔ انسان کا ضمیر اسے بتا رہا ہے، اس کا کانشنس بتاتا ہے، ہر حال میں بتاتا ہے کہ یہ بری چیز ہے یا اچھی چیز ہے۔ جب اس طرح کی سوچ کریں گے اور ضمیر کی آواز سنیں گے تو آہستہ آہستہ برائی سے بھی آپ نے فرمایا کہ بچ جاؤ گے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ عزم ہو، پکا ارادہ ہو کہ میں نے ان برائیوں کے قریب بھی نہیں جانا اور پھر اس پر قائم رہنے کے لئے مکمل قوت ارادی بھی ہو اور دعا بھی ہو تو پھر یہ برائیاں ختم ہوجائیں گی اور ان کی جگہ پھر نیکیاں لینی شروع کردیں گی۔ آپ نے جو فرمایا کہ ناپاک چولہ اتارنا ہوگا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ایک بھرپور کوشش کرو اور اس پر قائم رہو۔ قوت ارادی سے قائم رہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حقدار بنو گے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 138 تا 139، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

استغفار اور توبہ سے آگ سے بچنے کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ''توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا و دین دونوں سنور جاتے ہیں اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں بھی آرام اور آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہان میں بھی آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ دیکھو دراصل رَبَّنَآ کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَآ کا لفظ چاہتا ہے کہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا''۔ (جب انسان رَبَّنَآ کہتا ہے تو وہ صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا۔ جب دعا دل سے نکلتی ہے تو رَبَّنَآ کہے گا ہی اس وقت جب دل سے نکلے گا۔ بعض لوگ ظاہری طور پر بھی کہتے ہیں لیکن حقیقت اس دعا کی وہی ہے جب دل سے نکلے۔ فرمایا کہ) ''ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کرکے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب کے آگے سر نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَآ کی پُردرد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دلسوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَآ یعنی اصلی اور حقیقی رب تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کردیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں تیرے آستانے پر آتا ہوں۔ غرض بجز اس کے خدا کو اپنا رب بنانا مشکل ہے۔ جب تک انسان کے دل سے دوسرے رب اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی رب اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔ بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا رب بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بِدُوں گزارہ مشکل ہے۔ بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا رب بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کی راہ نہیں ہے۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔'' فرمایا کہ ''غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس در کے نہ ہو۔ اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا رب جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے رب کے سامنے اور سارے اربابِ باطلہ ہیچ ہیں۔''

فرمایا کہ ''آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حُزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلّت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن۔ غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 187 تا 190، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری جماعت کو یہ دعا بکثرت پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:202)''

(ماخوذ از ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 9، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس طرف ہمیں بھی توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لے کر ہمیں ہر قسم کی دنیاوی اور اُخروی آگ سے بچائے رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف میں جو خدا نے یہ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے بندو! مجھ سے ناامید مت ہو۔ مَیں رحیم و کریم اور ستّار و غفّار ہوں اور سب سے زیادہ تم پر رحم کرنے والا ہوں اور اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ اپنے باپوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرو کہ درحقیقت میں محبت میں ان سے زیادہ ہوں۔ اگر تم میری طرف آؤ تو مَیں سارے گناہ بخش دوں گا۔ اور اگر تم توبہ کرو تو میں قبول کروں گا اور اگر تم میری طرف آہستہ قدم سے بھی آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے گا وہ میرے دروازے کو کھلا پائے گا۔ میں توبہ کرنے والے کے گناہ بخشتا ہوں خواہ پہاڑوں سے زیادہ گناہ ہوں۔ میرا رحم تم پر بہت زیادہ ہے اور غضب کم ہے کیونکہ تم میری مخلوق ہو۔ میں نے تمہیں پیدا کیا اس لئے میرا رحم تم سب پر محیط ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 56)

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جانے والا بنائے۔ ہم اس کا تقویٰ حاصل کرنے والے ہوں۔ اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے والے ہوں تا کہ ہمیشہ اس کی رحمت سے حصہ لیتے رہیں۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ جب ہم اس کی رحمت سے محروم ہوں اور اپنے بداعمال کی وجہ سے اس کی سزا کے مورد بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہماری اصلاح کیلئے جو انتظام فرمایا اس میں ایک جلسہ سالانہ کا انتظام بھی ہے تا کہ ہم اپنی علمی، اعتقادی اور عملی بہتری اور ترقی کے سامان کرسکیں۔ اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف وقتوں میں کہے گئے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے اپنے ماننے والوں کی اصلاح اور بہتری اور ان کے معیار تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور ان کی عملی حالتوں کو بہتر کرنے کیلئے ارشاد فرمائے

خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت، بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق کی نگہداشت اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کرنے، نماز، توبہ و استغفار اور اعلیٰ اخلاق کے حصول اور تقویٰ اختیار کرنے اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے اور افراد جماعت میں باہمی اخوت و ہمدردی کو اختیار کرنے اور اپنے اندر عملی پاک تبدیلیاں کرنے سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم تاکیدی نصائح

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 راگست 2017ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں افتتاحی خطاب

(قسط-اوّل)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔" فرمایا "مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کیلئے بھیجا گیا تا کہ دین کو تازہ طور پر دلوں پر قائم کیا جائے۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 7 تا 8)

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اس فرستادہ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جو اس زمانے میں اصلاحِ خلق کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا ہم پر یہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم آپ کے ارشادات اور نصائح کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تبھی ہم اپنی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور تبھی ہم آپ کی بیعت میں آنے اور آپ کو ماننے کے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہماری اصلاح کیلئے جو انتظام فرمایا اس میں ایک جلسہ سالانہ کا انتظام بھی ہے تا کہ ہم اپنی علمی، اعتقادی اور عملی بہتری اور ترقی کے سامان کرسکیں۔ اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف وقتوں میں کہے گئے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے اپنے ماننے والوں کی اصلاح اور بہتری اور ان کے معیار تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور ان کی عملی حالتوں کو بہتر کرنے کیلئے ارشاد فرمائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں تقریباً ایک چوتھائی تعداد مسلمانوں کی ہے۔ اکثریت پوچھنے پر یہ جواب دیتی ہے کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں لیکن عملاً نہ عبادتوں کا صحیح اِدراک ہے جس سے حقوق اللہ کی ادائیگی کرسکیں نہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ آئے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم ہم بہت سے مسلمانوں سے دیکھتے ہیں، ان کے عملوں سے دیکھتے ہیں۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔" (کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 291 تا 292 حاشیہ) اور یہ وجود اس وقت ثابت ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ سے خالص محبت کا اظہار بھی ہو۔

آپ نے ہمیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت بغیر کسی بدلے اور انعام کے ہونی چاہئے اور حقیقت میں خدا تعالیٰ سے یہی بے غرض محبت ہے جو ایک مسلمان کو حقیقی مسلمان بناتی ہے نہ کہ ایسے مسلمانوں کی طرح جو بعض شدت پسند دہشتگرد یا دہشتگرد تنظیموں کے ممبر پکڑے گئے تو ان کے سامانوں میں سے عجیب و غریب قسم کی عورتوں کی چیزیں نکلیں۔ پوچھنے والوں نے پوچھا یہ تم نے کس لئے رکھی ہوئی ہیں؟ اور پریس اس کا بڑا مذاق اڑا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم شہید ہوں گے اور جنت میں جائیں گے تو یہ جنت میں حوروں کو تحفہ دینے کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ یہ حال ہے مسلمانوں کی حالت کا۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے کیسی محبت ہونی چاہئے اور مسلمان کیسا ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ "مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اُس سے صادر ہوں وہ بمشقّت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذّت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔" فرمایا "حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں، نہ لذّات ہیں تو وہ اپنے اعمالِ صالحہ اور محبتِ الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔" یہ ہے حقیقی مسلمان کی تعریف۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہم سے زیادہ اچھے حالات میں ہیں۔ ان کو آسانیاں ہیں، آسائشیں ہیں اور ہم مسلمانوں میں نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کی آسائشیں اور آسانیاں یہ ہمارا مطمحِ نظر نہیں ہیں۔ ہمارا مطمح نظر، ہمارا مقصد تو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا ہے اور اس کو حاصل کرنے کیلئے تم کوشش کرو۔

آپ فرماتے ہیں "محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت، اس کی محبت اور اطاعت کیلئے بنائی گئی ہے۔ اَور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں۔" فرمایا "اسی لیے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے" ایک حقیقی مسلمان اپنی تمام تر طاقتوں کو جب ان اغراض و مقاصد میں صرف کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کیلئے ہیں، اس کی محبت کیلئے ہیں، اس کی ذات کیلئے ہیں، "تو اس کو اپنے محبوبِ حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے۔ بہشت و دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی۔"

پھر اپنی حالت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ "مَیں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذّت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے۔ اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلا یا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لاانتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے۔" فرمایا "جیسے اگر کوئی بادشاہ عام اعلان کرائے کہ اگر کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ دے گی تو بادشاہ اس سے خوش ہو کر انعام دے گا۔ تو ایک ماں کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ وہ اس انعام کی خواہش اور لالچ میں اپنے بچے کو ہلاک کرے۔" فرمایا "اسی طرح ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لیے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے۔ خواہ اس کو اس نافرمانی میں کتنی ہی آسائش اور آرام کا وعدہ دیا جاوے۔" یہ ہے حقیقی مسلمان کی حالت۔ فرمایا "پس حقیقی مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بناء پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو۔" فرمایا "پھر وہ محبت بجائے خود اس کیلئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے۔" جب ایسی محبت پیدا ہوگی تو وہ محبت ہی ایک جنت پیدا کر دیتی ہے، اس جہان کی بھی اور اگلے جہان کی بھی۔ فرمایا "اور حقیقی بہشت یہی ہے۔ کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے۔" فرمایا "اس لیے مَیں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے۔"

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 182 تا 183، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ خالص محبت کا تعلق ہے جو ہم نے اللہ تعالیٰ سے پیدا کرنا ہے۔ یہی وہ محبت ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے اس محبت کے فلسفہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے نام نہاد علماء نے جو جہاد کے نام پر ایک طبقے کو ظلم و بربریت کی طرف لگا دیا ہے یہ اسی وجہ سے ہے کہ نہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور نہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اس کی مخلوق سے محبت کی۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں اپنی محبت کی وجہ سے نیک اعمال بجالاتے ہوئے اپنی مخلوق سے محبت اور فتنہ و فساد کو دور کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ پس اس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے جس کو دوسرے نہیں سمجھتے۔ ایک حقیقی مسلمان کا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا حقیقی اِدراک حاصل کرے۔ پس اگر ہم احمدی مسلمان ہیں تو اس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کا دعویٰ بے معنی ہے۔

آپ نے باقی انبیاء کی طرح اپنی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ "تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اِخوان کے حقوق اور محبت میں

ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔'' اگر دونوں باتیں نہیں، اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں جو محبت کا حق ہے اور اس کی مخلوق کی محبت نہیں تو پھر بیعت بھی رسمی بیعت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔'' انسان خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ انسان اور خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ بہت ساری باتیں ہیں جو دوسروں کو پتا نہیں لگتیں۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور کس غرض سے کی جاتی ہے اور اس کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں اور کس غرض سے ادا کئے جاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ فرمایا ''لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں۔'' اللہ تعالیٰ کی محبت پہچاننے کیلئے بھی ایک معیار ہے اور فرمایا بعض چیزیں پہچانی جاتی ہیں ''مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے۔ لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہوسکتا ہے۔ اسی طرح پر بنی نوع انسان اور اپنے اِخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو وہ اُس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے۔'' ایک پھلدار درخت ہے اس کے نیچے پھل دیکھ کر ہم پہچانتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی پھل ہوں گے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ جو انسانوں سے محبت ہے، بنی نوع انسان سے محبت ہے، آپس میں بھائیوں سے محبت ہے اور اگر وہ صحیح رنگ میں ہے جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے پتا لگے گا کہ خدا تعالیٰ سے محبت ہے۔ آپ فرماتے ہیں ''اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہے''۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت نہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتایا تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بھی محبت ہو گی۔ پھر تو عبادتیں صرف ظاہری عبادتیں ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ بعض جگہ موقع محل کی نسبت سے حقوق العباد بڑھ جاتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ ''پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اِخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔'' فرمایا ''دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکّی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لیے تیار رہے۔ اسی لیے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران:103)'' کہ ہرگز مرنا نہیں مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ موت اپنے اختیار میں تو نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنا جائزہ لیتا رہے کہ وہ ہر دو قسم کے حقوق ادا کر رہا ہے کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اور بندوں کے حقوق بھی اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چل رہا ہے کہ نہیں چل رہا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔''

پھر آپ نے ہمیں کھول کر یہ بھی بتایا کہ حقوق عباد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ کسی ایک طرح کے حقوق ادا کر کے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے حقوق ادا کر دیئے یہ کافی نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اور حقوقِ عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا۔'' آپس میں تم ایک بھائی ہو۔ مسلمان ہیں، احمدی مسلمان ہیں آپس میں جماعت ہے، ایک جماعت کا تعلق ہے، بھائی بھائی ہیں۔ فرمایا کہ ''مگر ان سب میں ایک دینی اخوّت ہے۔'' ایک دینی بھائی چارہ ہے جس میں باپ بیٹا بھائی بہن سب آ جاتے ہیں اور فرمایا کہ ''اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے۔'' حقوق العباد میں صرف یہی کافی نہیں کہ اپنوں کے ہی حق ادا کرنے ہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے حق ادا کرنے ہیں اور سچی ہمدردی ان سے رکھنی ہے اور ان کی بہتری کیلئے کام کرنا ہے۔ فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔'' اس بارے میں پہلے جو اقتباس پڑھا گیا ہے اس میں تفصیل سے وضاحت ہو چکی ہے کہ یہ عبادت اور اللہ تعالیٰ سے محبت بے غرض ہونی چاہئے۔

پھر فرمایا ''بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔'' فرمایا ''اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن:61)'' (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے پکارو مَیں تمہاری دعا قبول کروں گا، سنوں گا)۔ فرمایا کہ اس ''میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کیلئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔'' فرمایا ''بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کیلئے دعا کرنا یہ بھی سنّت نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیلئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً مُوذی نہیں ہونا چاہئے''۔ فرمایا ''شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو''۔ یعنی آپ کے دشمن ہیں جو آپ سے دشمنی رکھتے ہیں ان کیلئے بھی آپ دعا کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آپ کو کسی سے دشمنی ہے۔ یہ ان دشمنوں کا ذکر ہو رہا ہے جو آپ سے دشمنی رکھنے والے ہیں۔ آپ نے تو کسی سے دشمنی کی ہی نہیں۔ فرمایا کہ جو ایسے میرے دشمن ہیں ان کیلئے بھی میں دعا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ''ایک بھی ایسا نہیں'' جس کیلئے مَیں نے دعا نہ کی ہو ''اور یہی مَیں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے، ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔'' بلاوجہ کی دشمنی سے اللہ تعالیٰ کی بیزاری اسی طرح ہی ہے جس طرح شرک ہے۔ فرمایا کہ ''ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا'' یعنی جدائی نہیں چاہتا ''اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا'' ملاپ نہیں چاہتا۔ ''یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔'' انسان آپس میں جدا جدا ہو جائیں، پھٹ جائیں، ایک نہ رہیں، دشمنیاں پیدا کرنی شروع کر دیں یہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا اور اپنے ساتھ کسی غیر کو شریک نہیں چاہتا۔ اس لئے اس نکتے کو ہمیشہ یاد رکھو۔ فرمایا ''اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے۔'' دشمنیاں ختم ہوتی ہیں اور نفرتوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ فرمایا ''اور ہمت بلند ہوتی ہے۔'' انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ مخالفتیں برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور یہ وہ خوبصورت اسلامی تعلیم ہے جو امن قائم کرنے کی تعلیم ہے فرمایا ''اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اُس میں اور اُس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رِفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ خدا کی شان یہ ہے''۔ فرمایا فارسی کا شعر ہے کہ

''بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم''

(کہ بدوں کو بھی نیکوں کے ساتھ خداوند کریم بخش دیتا ہے) فرمایا ''پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔'' اس کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا۔ ''یہ خلاصہ ہے اس تعلیم کا جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ میں پیش کی گئی ہے۔'' (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 95 تا 97، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جب ہماری یہ سوچ ہو گی تبھی ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے آپ علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کیا ہے یا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بات کو جاننے کیلئے کہ کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کا پتا کر سکتے ہیں اس کے بلند معیار حاصل کر سکتے ہیں اور کس طرح ہم بندوں کے حقوق کی تفصیل جان سکتے ہیں۔ ایک تو یہ بات بیان فرما دی آپ نے، کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق بندوں کے حقوق ادا کرو گے تو پھر سوچا جا سکتا ہے کہ اللہ کے حق ادا کر رہے ہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر اس بارے میں تسلی نہیں ہوسکتی کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کر رہا ہے لیکن مزید تفصیل آپ نے بیان فرمائی کہ حقوق کا پتا کس طرح لگے گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر و نواہی اور اَحکامِ الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔'' (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 374، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یہ حکم ہیں جن میں بہت سارے حقوق ادا کرنے کے بھی حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ہیں۔ بہت سارے اوامر ہیں جن کا حکم دیا کہ یہ کرو۔ بہت ساری باتیں ہیں جن سے روکا گیا ہے کہ نہ کرو۔

فرمایا ''پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔'' (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 376، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس ہمیں قرآن کریم بھی اس طرح پڑھنے کی ضرورت ہے کہ ہم حقیقی مسلمان بن سکیں۔

پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادتمندوں کیلئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حُسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اِس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کیلئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بِدُوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔'' جب تک پوری طرح پیغام کو نہیں سمجھیں گے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو ہم نہیں سمجھیں گے، اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے پانی پی لیا۔ فرمایا کہ پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس اس کیلئے کوشش کرو۔

پھر فرماتے ہیں ''یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔'' فرمایا ''اپنے خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یعنی مَیں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب، مطلوب اور مُطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 184 تا 185، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13؍اکتوبر 2017)

منقولات

سیالکوٹ کی مسجد کو ایک مشتعل ہجوم نے مقامی حکام کی موجودگی میں تباہ و برباد اور غارت کر دیا
من حیث القوم ہم جہالت کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں، پرانی تاریخ کو مسخ کرنے کی ناشائستہ اور بے ڈھنگی کوشش کرنے سے تاریخ نہیں تبدیل ہو سکتی

جماعت احمدیہ کی نہایت بابرکت، یادگار تاریخی مسجد ''مسجد مبارک'' واقع کشمیری محلہ ضلع سیالکوٹ کے انہدام پر حارث خالق کا ایک مختصر اثر انگیز مضمون قارئین کی خدمت میں پیش ہے، جو ہمیں اُردو ترجمہ کے ساتھ مکرم شریف احمد بانی صاحب آف کراچی نے ارسال کیا ہے۔ (ادارہ)

تاریخ کی تباہی

سیالکوٹ کی وہ عمارت جسے ایک مشتعل ہجوم نے مقامی حکام کی موجودگی میں تباہ و برباد اور غارت کر دیا، ایک ایسی جگہ تھی جہاں علامہ اقبال کو جبکہ ابھی وہ بچہ ہی تھے اُن کی والدہ محترمہ قرآن پاک کی تعلیم کیلئے بھیجا کرتی تھیں اور اُس وقت یہ ''مسجد حسام الدین'' کہلاتی تھی۔

اگر ہم ایک مہذب قوم ہوتے تو ایسی محترم جگہ جہاں ایک ایسی شخصیت نے تعلیم حاصل کی جو نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ تمام جنوبی ایشیا اور یورپ میں بھی عزت واحترام سے دیکھی جاتی ہے، ایسی جگہ کو تاریخی ورثہ کے طور پر محفوظ رکھا جاتا۔

حکیم میر حسام الدین صاحب جن کے نام پر 19 ویں صدی کی یہ مسجد اور یہ علاقہ منسوب ہے، شمس العلما مولوی میر حسن صاحب کے والد محترم تھے۔ یہ وہی مولوی میر حسن صاحب ہیں جو علامہ اقبال کے مربی اور اُستاد تھے اور علامہ اقبال ان کی انتہائی عزت اور احترام کرتے تھے۔ یہ عمارت جو اب برباد کی گئی ہے اس کا ایک حصہ احمدی مسجد کے طور پر استعمال کر رہے تھے اور چونکہ 1984 کے قانون کے مطابق مسجد کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے اس لئے ملکی قانون کا احترام کرتے ہوئے وہ اسے بیت المبارک کہتے ہیں۔

من حیث القوم ہم جہالت کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ ہم میں سے اکثر تو یہ بھی نہیں جانتے کہ 19 ویں صدی کی آخری دہائی تک احمدیہ تحریک غیر معروف تھی اور جماعت احمدیہ کے قیام سے بھی پہلے 19 ویں صدی کی یہ عمارت بطور مسجد استعمال ہو رہی تھی۔ ہم اپنے حال سے بھی مطمئن نہیں ہیں کیونکہ ہم اپنے ماضی سے بھی بے خبر اور غیر مطمئن ہیں۔ پرانی تاریخ کو مسخ کرنے کی ناشائستہ اور بے ڈھنگی کوشش کرنے یا نئی تاریخ لکھنے کی کوشش کرنے سے تاریخ نہیں تبدیل ہو سکتی۔

شیخ عطا محمد جو علامہ اقبال کے بڑے بھائی تھے اور علامہ سے اٹھارہ سال بڑے تھے اس خاندان کی کفالت کے واحد ذمہ دار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ علامہ کی تعلیم کا سارا خرچ وہی برداشت کرتے تھے۔ لاہور کی تعلیم کا خرچ بھی انہوں نے ہی برداشت کیا اور پھر اپنے خرچ پر علامہ اقبال کو تعلیم کیلئے یورپ بھجوایا۔ سیالکوٹ میں انکا آبائی مکان ''اقبال منزل'' بھی شیخ عطا محمد کے پیسوں سے خریدا گیا اور اس کی تزئین و آرائش انہیں کی مرہون منت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ احمدی خیالات رکھتے تھے بلکہ اُن کے بیٹے شیخ اعجاز احمد جو علامہ کے اولین سوانح نگار تھے احمدیت قبول کر چکے تھے۔ اگرچہ ان باتوں سے علامہ اقبال یا ان کے کلام پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن اس حقیقت کو تو تسلیم کرنا ہوگا کہ علامہ اقبال کے قریبی تمام لوگ احمدی تھے جنہیں علامہ کی وفات کے 36 سال بعد غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

اِسی طرح قائداعظم بھی تو اسماعیلی/ اثنا عشری شیعہ گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ کیا تاریخ کو تبدیل کر کے ہم انہیں سنی ڈکلیئر کر دیں تو کیا اس طرح تاریخ مسخ کرنے سے ہمارے حالات تبدیل ہو سکتے ہیں۔

مضمون نگار: حارث خالق، اسلام آباد
(اُردو ترجمہ شریف احمد بانی، کراچی)

Demolition of History

The building in Sialkot which was vandalised and demolished by a violent mob in the presence of the local administration was the same place where, as a child, Iqbal was sent by his mother to learn to recite the Holy Quran. It was then called Masjid Hassamuddin.

If we were to be a civilised country, such a placewhere someone not only considered the national poet, but also seen as a leading intellectual light in South Asia and beyond began his education would have been a protected heritage site. Hakeem Mir Hassamuddin, after whom the neighbourhood and the mosque were named in the 19th century, was the father of Shamsul Ulema Maulvi Mir Hasan, the celebrated tutor and mentor of Iqbal whom the poet had always revered. At the time of its demolition, the part of the building which was now used as a worship place by Ahmadis was named Baitul Mubarak to abide by the law of the land. This law, promulgated in 1984, restrained the community from calling its worship places 'mosques.

Since we have come to a point of cherishing our ignorance, most of us do not even remember that the Ahmadi movement was mostly unknown before the last decade of the 19th century and the building that housed the demolished worship place predates the religious movement itself.

We are not at peace with our present because we are not at peace with our past. Any crude attempts at erasing the complexity of the past from the memory of a people, or reinventing the past to fulfil the desire of creating a monolithic present, seldom succeed in changing history.

Shaikh Ata Muhammad, the brother elder to Iqbal by 18 years, was the mainstay of the family in the material sense. He is said to have paid for Iqbal's education in Lahore and in Europe and helped purchase and renovate Iqbal Manzil the family house in Sialkot. He is said to have been influenced by the Ahmadi movement, while his son Shaikh Ijaz Ahmed one of Iqbal's earliest biographershad, in fact, converted. But this neither has any bearing on Iqbal and his work, nor does it change the fact that he had Ahmadis around him, who would be declared non-Muslim 36years after his death.

Likewise, Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah was born in a mixed Ismaili and Shia Ithna Ashari family. How can we rewrite that bit of history and convert him to the majority sect posthumously And how would that improve our condition and our lot?

By : Harris Khalique (Dawn, Karachi, June 3rd, 2018)
The writer is a poet and essayist based in Islamabad

سیالکوٹ میں احمدیہ مسجد کے انہدام کے سانحہ پر

مسجد کے واقعہ پہ ہر اک بے قرار تھا
رد عمل ہمارا یہ بے اختیار تھا
اس شہر میں قیام کیا تھا مسیحؑ نے
اس کے گلیوں کوچوں سے حضرتؑ کو پیار تھا
سیالکوٹ شہر میں ٹوٹا ہے جو ستم
یہ واقعہ درندگی کا شاہکار تھا
سو سال سے تھی شان سے مسجد یہاں کھڑی
مُلّاں کے دل میں دیکھ کے اس کو غبار تھا
شب خون مارا اور اسے مسمار کر دیا
ملبے کا ڈھیر اس کا ہر گنبد منار تھا
یہ خشت و خاک توڑ کے سوچو تو جاہلو
کتنا گرے ہو کن میں تمہارا شمار تھا
مسجد کا توڑنا ہوا کارِ ثواب اب
ان تاجرانِ دیں کا یہی کاروبار تھا
دل کھول کر بہائے ہیں سجدوں میں رات کو
اپنا تو آنسوؤں پہ ہی بس اختیار تھا
پہلے بھی ابرہہ اٹھے۔ نابود ہو گئے
کاری بہت شبینہ دعاؤں کا وار تھا
کوئی بھی ترشی کر نہ سکی ہم کو بد مزا
ہم کو تو سچے عشق کا گہرا خمار تھا
تم تو خدا نہیں ہو جو کرتے ہو فیصلے
ایماں کے فیصلے کا کسے اختیار تھا
دنیا میں ہر جگہ پہ بنائیں گے مسجدیں
تقویٰ سے اپنی خوب سجائیں گے مسجدیں

(امۃ الباری ناصر) (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 8 ؍جون 2018)

سانحہ سیالکوٹ پر

مسجدیں جس کا گھر ہیں خود وہ جانے
نہیں رکھتے توقع ہم بتوں سے
ہو دل کی خیر جو بیت الدعا ہے
ہمارا چیف جسٹس تو خدا ہے

(جمیل الرحمٰن)

لہو سے یہ جلتا ہے
اے سیالکوٹ کی سرزمین

عبادتوں کے مہینے میں، عبادت گاہ گراتے ہو
کیا تیر مارا ہے؟ کیوں اتنا اِتراتے ہو؟

پیار سے کوئی مانگے تو، جان بھی حاضر ہے
کفن پوش روحوں کو، موت سے ڈراتے ہو؟

اے سیالکوٹ! کی سرزمیں، یہ کیا ظلم ڈھا دیا؟
میرا درد بنے گا اژدہا، کیوں قہر کو بلاتے ہو

یہ چراغ جو آنگن میں، دے رہا ہے روشنی
لہو سے یہ جلتا ہے، تم پھونک سے بجُھاتے ہو

دعائے ''حمزق'' آگئی ''کُن'' کے استعارے پر
دیکھنا فقط اتنا ہے، کس طرح بلبلاتے ہو؟

(حسیب ظفر)

واقعہ سیالکوٹ پر

دعا کی انتہا کیجئے
ذرا سا حوصلہ کیجئے

گھڑی ہے آزمائش کی
یہ تسلیم و رضا کیجئے

یہی بچپن سے سیکھا ہے
جو گالی دے دعا کیجئے

بدل جائے گا یہ موسم
جو سجدوں کی گھٹا کیجئے

وہ منصف بھی ہے قاتل بھی
صبر اپنا ہے کیا کیجئے

حسابِ وقت بھی ہوگا
نہ دل کو یوں بُرا کیجئے

درودِ پاک ہو لب پر
اسے حد سے سوا کیجئے

مرا ہے مشورہ زاہدؔ
جو دل میں ہے لکھا کیجئے

(سید طاہر احمد زاہدؔ)

میرا مذہب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی، نبی کریمؐ کی قوت جذب زبردست تھی آپ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا، جن لوگوں کو آپ نے کھینچا انہیں پاک صاف کر دیا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12 رجنوری 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرا مذہب یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب زبردست تھی اور پھر آپ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپ نے کھینچا انہیں پاک صاف کر دیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کس قسم کی تبدیلیاں پیدا کیں؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: صحابہ کی حالت کو دیکھتے ہیں تو ان میں کوئی جھوٹ بولنے والا نظر نہیں آتا۔ حالانکہ جب عرب کی ابتدائی حالت پر نگاہ کرتے ہیں تو وہ تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی کہ جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا کہ بھیڑ بکری کی طرح اس سچائی کے لئے ذبح ہو گئے جس کو انہوں نے اختیار کیا تھا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے صحابہ کو کیسا بنا دیا تھا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ وہ زمینی نہ رہے تھے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، ہدایت اور مؤثر نصیحت نے ان کو آسمانی بنا دیا تھا۔ قدسی صفات ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اسی اصلاح اور ہدایت کا باعث تھا جو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ رکھا جس سے زمین پر آپ کی ستائش ہوئی کیونکہ آپ نے زمین کو امن، صلح کاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا تھا۔

سوال حضور انور نے ایک یہودی کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک یہودی سکالر مجھے ملنے آئے اور کہنے لگے کہ میں مسجد اقصیٰ دیکھنے گیا، وہاں جو نگران تھا اس کو کئی دفعہ مجھ پر شک ہوا کہ یہ مسلمان نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کی تسلی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ بھی پڑھ دیا۔ جب مَیں مسجد اچھی طرح دیکھ چکا تو نگران نے مجھے کہا کہ مجھے ابھی بھی آپ کے مسلمان ہونے میں شبہ ہے۔ اب مجھے بتائیں کہ حقیقت کیا ہے؟ مَیں نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ مَیں مسلمان نہیں، یہودی ہوں۔ جہاں تک کلمہ پڑھنے کا سوال ہے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر مَیں یقین رکھتا ہوں۔ اور جو میں نے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کہا تو وہ بھی مَیں مانتا ہوں کیونکہ عربوں کی جو حالت آنحضرتؐ کے دعوے سے پہلے حالت تھی اسے ایک نبی ہی ٹھیک کر سکتا تھا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحابہ کی کیا فضیلت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انہوں نے بڑی بڑی تبدیلیاں کی تھیں اور انگریز بھی اس کے معترف ہیں کہ ان کی کہیں نظیر ملنا مشکل ہے۔ بادیہ نشین لوگ اور اتنی بہادری اور جرأت تعجب آتا ہے۔" وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یاد الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے یعنی محبت الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں ان کے حال میں خلل انداز نہیں ہو سکتیں۔"

سوال حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اپنے کفن کو دیکھ کر کس خوف و خشیت کا اظہار کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خبّاب بن الاَرت کے بارے میں آتا ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف اور خشیت تھی کہ انہوں نے اپنا کفن دیکھنے کے لئے منگوایا اور دیکھا تو وہ ایک عمدہ کپڑے کا کفن تھا۔ اپنے عزیزوں سے کہا کہ اتنا عمدہ کفن مجھے دو گے؟ اور رو پڑے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کو ایک چادر کفن کے لئے میسر ہوئی تھی اور وہ بھی اتنی چھوٹی کہ پاؤں ڈھانکتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر پاؤں کو گھاس سے ڈھانپ دیا گیا۔

سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب کے متعلق کن خیالات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خباب کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خباب پر رحم کرے۔ انہوں نے نہایت محبت اور رغبت سے اسلام قبول کیا اور پھر ہجرت کی توفیق پائی۔ پھر جو زندگی انہوں نے گزاری وہ ایک مجاہد کی زندگی تھی۔ وہ شدید ابتلاؤں میں سے گزرے اور انتہائی صبر اور استقامت کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے اجر ضائع نہیں کرتا جو نیک اعمال بجالانے والے ہوں۔

سوال حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے کیا کیا تکالیف دیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت خباب نے حضرت عمر سے عرض کیا کہ ایک دن مجھے کافروں نے پکڑ لیا اور آگ میں ڈال دیا اور ایک ظالم نے میرے سینے پر پاؤں رکھ دیا جس سے میرے لئے اس آگ سے نکلنا ممکن نہ رہا۔ میری پیٹھ کوئلوں پر پڑے پڑے جل گئی۔ پھر حضرت خباب نے اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا جہاں سفید لکیروں کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ دہکتے کوئلوں پر لیٹنے کی وجہ سے یہ نشان پڑے ہوئے ہیں۔ کھال پگھل گئی تھی۔ اس کے بعد یہ سفید کھال نیچے سے نکل آئی۔

سوال حضور انور نے حضرت معاذ بن جبل کی نماز تہجد کی کیا کیفیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی تہجد کی نماز کا ان کے قریبیوں نے یوں نقشہ کھینچا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے کہ اے میرے مولیٰ اس وقت سب سوئے ہوئے ہیں۔ اے اللہ تُو حیّ و قیّوم ہے میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں مگر اس میں کچھ سُست رَو ہوں۔ اور آگ سے دور بھاگنے میں کمزور اور ناتواں ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ جہنم کی آگ بھی ہے اور اس کیلئے نیکیاں کرنی پڑتی ہیں لیکن اس سے بچنے کیلئے میں بہت کمزور ہوں۔ اے اللہ تُو مجھے اپنے پاس سے ہدایت عطا کر دے اور وہ ہدایت دے جو مجھے قیامت کے دن بھی نصیب ہو جس دن تُو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا۔

سوال حضرت کعب بن مالک کے بیٹے نے حضرت معاذؓ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت کعب بن مالک کے بیٹے حضرت معاذؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت معاذؓ کے ساتھ عجیب سلوک تھا۔ وہ نہایت حسین بھی تھے۔ بہت سخی بھی تھے۔ ان کی دعائیں بھی بہت قبول ہوتی تھیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے مانگتے اللہ تعالیٰ انہیں عطا بھی کر دیتا تھا۔ اگر قرض چڑھتے بھی تھے تو اترنے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ فرما دیتا تھا۔ ایک عجیب فہم و فراست اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہوئی تھی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شماس بن عثمان کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جاں نثاری کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ اُحد میں حضرت شمّاس نے بھی بڑا عظیم کردار ادا کیا ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ہر حملہ اپنے اوپر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شماس کے بارے میں فرمایا کہ شماس کو اگر میں کسی چیز سے تشبیہ دوں تو ڈھال سے تشبیہ دوں گا کہ وہ اُحد کے میدان میں میرے لئے ایک ڈھال ہی تو بن گیا تھا۔ وہ میرے آگے پیچھے دائیں اور بائیں حفاظت کرتے ہوئے آخر دم تک لڑتا رہا۔

سوال حضور انور نے حضرت سعید بن زیدؓ کی حق گوئی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دن کوفہ میں امیر معاویہ کے گورنر جامع مسجد میں بیٹھے تھے۔ حضرت سعید بھی وہاں تشریف لائے۔ گورنر نے بڑی عزت اور تکریم کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ اپنے ساتھ بٹھایا۔ اسی دوران وہاں کوفہ کا ایک شخص آیا اور اس نے حضرت علیؓ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعیدؓ اس پر سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر بن عوام، سعد اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور کہنے لگے کہ دسواں بھی ہے۔ اس کا نام میں نہیں لیتا۔ جب زور دے کر پوچھا گیا تو بتایا کہ وہ دسواں میں یعنی سعید بن زید ہوں۔

سوال حضور انور نے حضرت صہیب کی کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے حضرت صہیبؓ سے کہا کہ تم کثرت سے لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہو مجھے ڈر ہے کہ اس میں اسراف نہ ہوتا ہو۔ حضرت صہیبؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کو رواج دیتے ہیں۔ میں نے اس نصیحت کو پلّے باندھ لیا ہے اور میں سوائے جائز حق کے مال خرچ نہیں کرتا، اسراف نہیں کرتا۔

سوال حضور انور نے مسلمانوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام کے نام پر مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہا ہے۔ اب شام کی جنگ ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گذشتہ کئی سالوں میں جب سے یہ شروع ہوئی ہے لاکھوں لوگ وہاں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ مسلمان نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے۔ جو کلمہ گو ہیں وہی دوسرے کو مار رہے ہیں یا اس کے نام پر مار رہے ہیں۔ یمن میں کلمہ گوؤں کو مارا جا رہا ہے۔ دوسرے ظلم روا رکھے جا رہے ہیں۔ ٹارچر دیئے جا رہے ہیں۔

سوال حضور انور نے مسلمانوں کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ صحابہ کی محبت اور رسول کی محبت کے صرف نعرے نہ لگائیں بلکہ ان کے عمل کے مطابق عمل کرنے والے بھی ہوں۔

سوال حضور انور نے مسلمانوں کی اصلاح کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے۔ مسلمانوں کی اصلاح اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک یہ آپؑ کو قبول نہ کریں۔ اسی طرح انہیں صحابہ کے اسوہ کو سمجھنا اور ان کے پیچھے چلنا ہوگا۔ یہی ایک ذریعہ ہے جسے اگر اپنے سامنے رکھیں اور آپ کی باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو حقیقی مسلمان بھی بن سکتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26؍مارچ 2018 بروز سوموار 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1)مکرمہ رضیہ اصغر باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر اصغر باجوہ صاحب مرحوم (نیو مالڈن، یو.کے)

21؍ مارچ 2018ءکو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ مکرم حضرت چوہدری محمد عظیم باجوہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔1954ء میں یوکے آئیں۔ لجنہ یو.کے کی ابتدائی ممبران میں سے تھیں۔آپ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق رکھنے والی بڑی نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔اپنے حلقہ میں لجنہ وناصرات کو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ نیز آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قُرآن کلاس کا رواں انگریزی ترجمہ کرنے کی بھی توفیق پائی۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب (رضاکار کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کی خوش دامنہ تھیں۔

(2)مکرمہ ذکیہ بیگ صاحبہ
اہلیہ مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب مرحوم (یو.کے)

22؍ مارچ 2018ءکو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت شیخ محمد بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب (لاہور)

14؍مارچ 2018ءکو 96 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ محترم شیخ محمد دین صاحب مرحوم مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (مبلغ امریکہ) اور مکرم شیخ نوراحمد منیر صاحب (مبلغ سلسلہ) کی ہمشیرہ تھیں۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ضرورت مندوں کی مالی امداد بھی ہر ماہ باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔سلسلہ کے جو بزرگ لاہور جاتے اور ان کے گھر قیام کرتے تو آپ ان کی بہت خاطر مدارات کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم شیخ نثار احمد صاحب امیر جماعت سمن آباد لاہور کی والدہ تھیں۔

(2)مکرم مولوی منیر احمد صاحب (مدراس، انڈیا)

یکم فروری 2018ءکو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے بڑے بھائی مکرم محی الدین صاحب کے ذریعہ سے آئی جنہوں نے 1970ء میں بیعت کی توفیق پائی۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، صدقہ وخیرات کرنے والے بہت مخلص انسان تھے۔خلافت سے بڑا فدائیت کا تعلق تھا۔اپنے خاندان کے افراد میں بھی آپ نے خلافت سے محبت پیدا کی۔آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔اس وجہ سے کئی دفعہ مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ایک مرتبہ تو تبلیغ کے دوران آپ کے سر پر چوٹ بھی آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3)مکرم احمد بشارت صاحب (ڈنمارک)

23؍فروری 2018ءکو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔آپ نے نائب امیر جماعت اور قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ڈنمارک سے جہاد کے نام سے ایک جماعتی رسالہ بھی نکالتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4)مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد اکرم فیض صاحب (لاہور)

14؍فروری 2018ءکو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی، بڑی مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم چوہدری عبد العزیزججہ صاحب مرحوم سابق مینجر محمود آباد اسٹیٹ سندھ کی بڑی بیٹی اور مکرم خالد محمود اکرم صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

(قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19؍جولائی 2016ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ تحسینہ نصیر کا ہے جو واقفۂ نو ہیں اور مکرم مبارک احمد نصیر صاحب کی بیٹی ہیں۔ان کا نکاح اطہر اقبال انجم واقف نو ابن مکرم طاہر افضال انجم صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ماریہ شکیل رحمٰن بنت مکرم مجیب الرحمٰن شکیل صاحب کا ہے جو عزیزم علیم احمد فضل ابن مکرم محمد دین صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔دلہن کے وکیل ان کے بھائی، منیب الرحمٰن ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 27؍اپریل 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سورۃ البقرہ:202)

اَے ہمارے ربّ! ہمیں دُنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact:9622584733,7006066375(Saqib)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے‘‘

(صحیح بخاری، کتاب المغازی)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’اگر لوگ جانتے کہ پہلی صف کا کیا ثواب ہے
تو وہ اس میں جگہ پانے کے لئے قرعہ اندازی کرتے‘‘

(صحیح بخاری، کتاب الاذان)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

’’روشنی کے وارث بنو، نہ کہ تاریکی کے عاشق،
تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد19، صفحہ 45)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

’’آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤگے
جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد19، صفحہ 15)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم خلافت

● مجلس انصار اللہ کوریل کی جانب سے مورخہ 27 مئی 2018 کو احمدیہ مسجد میں بعد نماز عصر مکرم بلال احمد ڈار صاحب نائب صدر صدر جماعت احمدیہ کوریل کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قمر الدین ڈار صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم شفیق احمد نائک صاحب، مکرم مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرم فیروز احمد صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ اس جلسہ میں مکرم بدر الدین ڈار صاحب، مکرم بلال احمد کمہار صاحب اور مکرم صہیب احمد نائک صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی روز مجلس انصار اللہ کی جانب سے ایک افطار پارٹی کا بھی انعقاد کیا گیا۔ (سید عبد الشکور، زعیم مجلس انصار اللہ کوریل)

● جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر میں مورخہ 27 مئی 2018 کو امیر ضلع محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ناصر احمد صاحب نے کی۔ مکرم بشارت احمد صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم محسن احمد ساہل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد وسیم احمد صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ آخر پر دو بچیوں کی تقریب آمین بھی ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر احمدیت کے پیغام اور یوم خلافت کے موضوع پر ایک پریس ریلیز بھی جاری کی گئی۔ اس جلسہ کی خبریں 8 اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (طیب احمد خان، مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر، تلنگانہ)

● جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 27 مئی 2018 کو مکرم مصدق احمد صاحب امیر مقامی بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر صباحت احمد صاحب نے کی۔ عہد وفائے خلافت کے بعد مکرم فیصل احمد سیگل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم شعیب احمد صاحب، مکرم ظفر احمدی صاحب اور مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے تقریر کی۔ بعد نماز مغرب دوسری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم سید سالک احمد مجید صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

● جماعت احمدیہ راٹھ میں مورخہ 27 مئی 2018 کو احمدیہ مسجد میں مکرم ابرار احمد صاحب امیر ضلع حمیر پور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جرجس احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسے سے قبل مسجد کے باہر ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ (خالد احمد، مبلغ انچارج حمیر پور یوپی)

● جماعت احمدیہ یادگیر میں مورخہ 27 مئی 2018 کو بعد نماز تراویح مکرم عبد المنان سالک صاحب امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منصور احمد ڈنڈوتی صاحب نے کی۔ نظم مکرم عبد الہادی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ برہان احمد، مبلغ انچارج یادگیر)

● جماعت احمدیہ حیدر آباد میں مورخہ 27 مئی 2018 کو مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت حیدر آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید اویس احمد صاحب نے کی۔ عہد وفائے خلافت کے بعد مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم شیخ نور احمد میاں صاحب معلم سلسلہ، مکرم پی ایم رشید صاحب، اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدر آباد)

● جماعت احمدیہ لوہا خان، ضلع اجمیر میں مورخہ 27 مئی 2018 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سریش کاٹھات، صدر جماعت لوہا خان، اجمیر راجستھان)

● جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 27 مئی 2018 کو مکرم شاہ محمود احمد صاحب نائب امیر پٹنہ وگیا کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید طارق احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم شاہ محمود احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید وحید الدین احمد، مبلغ انچارج ضلع پٹنہ وگیا)

● جماعت احمدیہ گجرات میں مورخہ 27 مئی 2018 کو مکرم آصف احمد منصوری صاحب امیر ضلع احمد آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم صادق احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ عہد وفائے خلافت کے بعد مکرم عصمت خان صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم سید کلیم احمد صاحب قائد ضلع احمد آباد اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبد الہادی کاشف مبلغ انچارج احمد آباد، گجرات)

● جماعت احمدیہ بڑیشہ ضلع 24 پرگنہ بنگال میں مورخہ 27 مئی 2018 کو مکرم شجاع الدین صاحب سیکرٹری مال بڑیشہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم کرنل محمد امان اللہ صاحب نے کی۔ مکرم عطاء المنعم صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم مرتضیٰ علی صاحب، مکرم مبشر احمد خان صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مرزا انعام الکبیر مبلغ بڑیشہ)

● جماعت احمدیہ وڈمان میں مورخہ 27 مئی 2018 کو مکرم محمد عثمان صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد وڈمان کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عمران صاحب نے کی۔ مکرم شارق صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم منظور احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق پالا کرتی، معلم سلسلہ وڈمان)

● جماعت احمدیہ امرتسر میں مورخہ 13 مئی کو رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے رمضان المبارک کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ مورخہ 27 مئی 2018 کو بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم طاہر احمد ڈار صاحب اور مکرم عرفان احمد فیاض صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ (ایوب علی، مبلغ سلسلہ امرتسر)

جماعت احمدیہ پونہ کی جانب سے یتیم خانہ میں خورد و نوش اشیا کی تقسیم

جماعت احمدیہ پونہ کی جانب سے مورخہ 2 جون 2018 کو ''ماہر آشرم پونہ'' میں مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ پونہ کی قیادت میں خورد و نوش کی اشیا تقسیم کی گئیں اور جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ خدام نے آشرم کے لوگوں کے ساتھ کچھ وقت بھی گزارا۔ (حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ)

جماعت احمدیہ بنگلور میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

الحمد للہ کہ ماہ رمضان میں بنگلور میں جماعتی روایات کے مطابق نماز ظہر کے بعد درس القرآن اور نماز فجر کے بعد درس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم امیر صاحب نے نماز تراویح پڑھائی۔ ہر اتوار کو ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ روزانہ روزہ داروں کیلئے مسجد میں افطاری کا اہتمام کیا گیا۔ 16 جون 2018 کو صبح 10 بجے خاکسار نے احمدیہ مسجد و لسن گارڈن میں نماز عید پڑھائی۔ (میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

درخواست دعا

مکرم عبد الغفار صاحب حلقہ ارم لین کشمیر نائب زعیم مجلس انصار اللہ اپنے دونوں صاحبزادوں ڈاکٹر طاہر احمد اور عزیز طارق احمد وقف نو کے امتحانات میں اعلیٰ کامیابی اور جماعت کے لیے مفید وجود بننے اور جملہ اہل خانہ کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عزیز طاہر احمد KAS اور عزیز طارق احمد SIH اور Phd کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ (بشیر احمد مشتاق، نمائندہ بدر کشمیر)

حدیث نبوی ﷺ

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے''

(نسائی عشرۃ النساء)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی ﷺ

''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے پس تم اس وقت کثرت سے دعا کیا کرو''

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت ہماری زندگیوں کا نصب العین ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2008)

طالب دعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر وہ معیار حاصل کرنا جن کی آپ علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے، ہمارا ہدف یا ٹارگٹ ہونا چاہئے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2008)

طالب دعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ○ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber Cell : 9886083030 9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیش)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصــــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر8711: میں طاہرہ تبسم زوجہ مکرم غفور حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن گاؤں درّہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر:-/30,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم الامۃ: طاہرہ تبسم گواہ: سوداگر خان

مسل نمبر8712: میں نبیسہ بیگم زوجہ مکرم منگا دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال، ساکن خانپور تحصیل بابا بکالا ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/24,000 روپئے، زیور طلائی نصف تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر خادم الامۃ: نبیسہ بیگم گواہ: منگا دین

مسل نمبر8713: میں میدا بی بی زوجہ مکرم کرم دین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن دڑیوالی تحصیل بٹالہ ڈاکخانہ پڈّے ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی 3 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کرم دین خان الامۃ: میدا بی بی گواہ: تنویر خادم

مسل نمبر8714: میں روپ خان ولد مکرم کاکا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 37 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن ریل ماجرا تحصیل بالاچور ضلع نواشہر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غفور حسین العبد: روپ خان گواہ: ناصر احمد خادم

مسل نمبر8715: میں پرویز اختر زوجہ مکرم محمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جماعت احمدیہ سرسی والا ضلع مانسہ صوبہ پنجاب، مستقل پتہ: جماعت چھونگاں تحصیل منڈیر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/40,000 روپئے، زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صداقت حسن الامۃ: پرویز اختر گواہ: شیراز خان

مسل نمبر8716: میں چرنجیت زوجہ مکرم سوداگر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال، ساکن شمس پور ضلع فتح گڑھ صاحب صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے، زیور طلائی 2 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سوداگر خان الامۃ: چرنجیت گواہ: ناصر خادم

مسل نمبر8717: میں روبینہ اختر زوجہ مکرم ممتاز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل تحصیل ڈی ایچ پورا ضلع کلگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/50,000 روپئے، زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق محمود الامۃ: روبینہ اختر گواہ: شوکت علی

مسل نمبر8718: میں فیروز دین ولد مکرم بوٹا محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن گدلی تحصیل امرتسر ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان موجودہ قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر خادم العبد: فیروز دین گواہ: مبارک میر

مسل نمبر8719: میں رینہ بیگم زوجہ مکرم نزول دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن گدلی تحصیل وضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جرنیل خان الامۃ: رینہ بیگم گواہ: نزول دین

مسل نمبر8720: میں شگفتہ رحمٰن زوجہ مکرم شیراز احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ضلع کلگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر خادم الامۃ: شگفتہ رحمٰن گواہ: شیراز احمد خان

سٹڈی ابراڈ
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
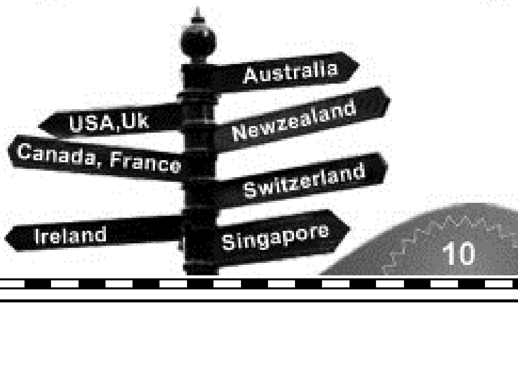

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 5-July-2018 Issue. 27

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے صحابہ حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کی سیرت کے ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

ایم.ٹی.اے تربیت کا بہت اچھا ذریعہ اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے، اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29؍جون 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں مَیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں بیان کر رہا تھا ان کے بارے میں کچھ روایتیں اور تھیں، وہ بھی میں آج بیان کروں گا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے اپنی وفات کے دن تک محبت کرتے رہے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں نہیں ڈالے گا اور کہا کہ عمار بن یاسر وہ شخص تھے جن سے آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ محبت کی۔ نیز کہا کہ میں دو آدمیوں کے متعلق گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے محبت کرتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عمار بن یاسر تھے۔

حضرت عائشہؓ نے حضرت عمار کے متعلق فرمایا کہ وہ ایڑھیوں سے لے کر اپنے سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے تھے۔ ایک موقع پر حضرت خباب حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر نے ان سے کہا کہ قریب ہو جاؤ اس مجلس کا آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں سوائے عمار کے۔ ابومجلس کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمار بن یاسر نے ہمیں بہت مختصر نماز پڑھائی لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ حضرت عمار نے کہا کہ کیا میں نے رکوع اور سجود مکمل نہیں کئے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عمار نے کہا کہ میں نے اس میں ایک دعا کی ہے جو رسول اللہ ﷺ مانگا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے کہ اَے اللہ غیب کا علم تجھے ہی ہے اور تمام مخلوق پر تیری قدرت ہی حاوی ہے۔ تُو مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میری زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اُس وقت وفات دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔ اے اللہ میں غیب اور حاضر میں تجھ سے تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور غضب اور رضا کی حالت میں کلمہ حق کہنے کی طاقت مانگتا ہوں اور تنگدستی اور فراخی میں میانہ روی اختیار کرنے اور تیرے چہرے پر پڑنے والی لذت والی نظر اور تیری لقاء کا شوق تجھ سے مانگتا ہوں اور میں تکلیف دہ امر اور گمراہ کر دینے والے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اَے اللہ ہمیں ایمان کی خوبصورتی کے ساتھ مزین کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والے لوگوں کیلئے رہنما بنا دے۔

ابونوفل بن ابی اقرب کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر سب سے زیادہ سکوت کرنے والے اور سب سے کم کلام کرنے والے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ میں فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

محمد بن علی بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ دَم سکھاؤں جو جبرئیل نے مجھ پر کیا ہے۔ حضرت عمار کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی یا رسول اللہ۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دم سکھایا کہ بسم اللہ ارقیك واللہ یشفیك من کل داء یؤذیك کہ میں اللہ کے نام سے شروع کر کے تمہیں دم کرتا ہوں اور اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفاء دے جو تمہیں تکلیف دے۔ تم اسے پکڑ لو اور خوش ہو جاؤ۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت حضرت علی اور حضرت عمار اور حضرت سلمان اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی مشتاق ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہارے درمیان کتنی دیر رہوں گا۔ پس تم میرے بعد ان لوگوں کی اقتدا کرنا آپ نے ابوبکر اور عمر کی جانب اشارہ فرمایا اور فرمایا عمار کے طریق کو اپنانا اور جو تمہیں ابن مسعود بیان کریں ان کی تصدیق کرنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ حضرت عثمان کے خلاف اور خلافت کے خلاف جو فتنہ و فساد پیدا ہوا، اِس وجہ سے پیدا ہوا کہ ان لوگوں کی تربیت صحیح نہیں تھی اور بہت کم مرکز میں آیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کا علم، دین کا علم بہت کم تھا اس لئے آپ نے جماعت کو اُس وقت تلقین کی کہ اس چیز سے تم لوگوں کو عبرت اور نصیحت پکڑنی چاہئے اس لئے قرآن کریم کا علم سیکھو۔ مرکز سے ہمیشہ رابطہ رکھو اور دین کا علم سیکھو تا کہ اگر جماعت میں کوئی فتنہ اُٹھتا ہے تو اس سے بچ سکو۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایم.ٹی.اے کا ایک ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے ہم اگر چاہیں تو دینی علم سیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم کے درس اس میں ہوتے ہیں حدیث کے درس ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس ہوتے ہیں، خطبات ہیں۔ خلافت سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ دوسرے خطابات ہیں جلسے ہیں تو کم از کم اس لحاظ سے اگر ہم اپنے آپ کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اس ذریعہ سے جوڑ لیں تو یہ تربیت کا بہت اچھا ذریعہ ہے اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا بھی ہے اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایم.ٹی.اے کا ذریعہ مہیا کیا ہے اس سے اپنے آپ کو جوڑیں۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کی سیرت بیان کی۔ آپؓ انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے اور بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ غزوہ بدر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابولبابہ بن منذر کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا اور مال غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا۔

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ حضرت علی اور حضرت ابولبابہ تینوں باری باری اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ حضرت علی اور حضرت ابولبابہ نے بڑے اصرار سے عرض کیا کہ ہم پیدل چلتے ہیں اور حضور سوار رہیں مگر آپ ﷺ نے نہ مانا اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں چلنے میں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں اور نہ ہی میں تم دونوں سے اجر کے بارے میں زیادہ بے نیاز ہوں۔

حضرت ابولبابہ کی سادگی اور فدائیتِ رسول کا ایک واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ 5ہجری میں جب آنحضرت ﷺ غزوہ خندق سے فارغ ہو کر شہر میں واپس تشریف لائے تو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفی رنگ میں یہ بتایا گیا کہ جب تک بنوقریظہ کی غداری اور بغاوت کا فیصلہ نہیں ہو جاتا آپ کو ہتھیار نہیں اتارنے چاہئیں۔ آپ نے صحابہ میں اعلان کر دیا کہ سب لوگ بنوقریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہو جائیں اور نماز عصر وہیں پہنچ کر ادا کی جائے گی۔ شروع شروع میں تو یہودی لوگ سخت غرور ظاہر کرتے رہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا ان کو محاصرہ کی سختی اور اپنی بے بسی کا احساس ہونا شروع ہوا۔ بالآخر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے انہوں نے یہ تجویز کی کہ کسی ایسے مسلمان کو جو ان سے تعلقات رکھتا ہو اور اپنی سادگی کی وجہ سے ان کے داؤ میں آ سکتا ہو اپنے قلعہ میں بلائیں اور اس سے یہ پتا لگانے کی کوشش کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے متعلق کیا ارادہ ہے چنانچہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ایلچی روانہ کر کے یہ درخواست کی کہ ابولبابہ بن منذر انصاری کو ان کے قلعہ میں بھجوایا جاوے تا کہ وہ اس سے مشورہ کر سکیں آپ نے ابولبابہ کو اجازت دی اور وہ ان کے قلعہ میں چلے گئے۔ رؤوسائے بنوقریظہ نے یہ تجویز کی ہوئی تھی کہ جونہی ابولبابہ قلعہ کے اندر داخل ہو سب یہودی عورتیں اور بچے روتے چلاتے ان کے گرد جمع ہو جائیں اور اپنی مصیبت اور تکلیف کا ان کے دل پر پورا پورا اثر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ابولبابہ پر یہ داؤ چل گیا اور بنوقریظہ کے سوال پر کہ اے ابولبابہ تو ہمارا حال دیکھ رہا ہے کیا ہم محمد ﷺ کے فیصلہ پر اپنے قلعوں سے اتر آویں۔ ابولبابہ نے بے ساختہ جواب دیا ہاں اتر آؤ مگر ساتھ ہی اپنے گلے پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ آنحضرت ﷺ تمہیں قتل کا حکم دیں گے۔ حضرت ابولبابہ کہتے ہیں کہ جب یہ خیال آیا کہ میں نے خدا اور اس کے رسول کی خیانت کی ہے تو میرے پیر لڑکھڑانے لگے۔ آپ وہاں سے مسجد نبوی میں آئے اور مسجد کے ایک ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا کہ یہ میری سزا ہے اور کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ میری توبہ قبول نہ کرے گا اسی طرح بندھا رہوں گا۔ حضرت ابولبابہ کہتے ہیں کہ میں پندرہ دن اس ابتلاء میں رہا۔ حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ابولبابہ کی توبہ کی قبولیت کی خبر میرے گھر میں نازل ہوئی میں نے سحر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے دیکھا میں نے عرض کیا اللہ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہو گئی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں ان کو آگاہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتی ہو تو کر دو حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے ابولبابہ خوش ہو جاؤ اللہ نے آپ پر فضل کرتے ہوئے آپ کی توبہ قبول کر لی ہے لوگ دوڑ کر حضرت ابولبابہ کو کھولنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں رسول اللہ ﷺ ہی مجھے کھولیں گے۔ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کیلئے تشریف لے گئے تو اپنے دست مبارک سے ان کو کھولا۔ حضرت ابولبابہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں اپنے آبائی گھر کو جہاں مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے چھوڑتا ہوں اور میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ صرف ایک تہائی مال کا صدقہ کرو حضرت ابولبابہ نے ایک تہائی مال صدقہ کیا اور اپنا آبائی گھر چھوڑ دیا۔

علامہ ابن سعد نے لکھا ہے کہ غزوہ قینقاع اور غزوہ سویق میں بھی حضرت ابولبابہ کو مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ حضرت ابولبابہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے انصار کے قبیلہ عمرو بن عوف کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریک رہے۔ حضور انور نے فرمایا: تو یہ ان صحابہ کے حالات تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ فرمایا جمعہ کی نماز کے بعد میں دو جنازے پڑھاؤں گا ایک جنازہ حاضر ہے ایک غائب ہے۔

جنازہ غائب مکرم قاضی شعبان احمد خان صاحب شہید ساکن ثوابہ گارڈن لاہور کا ہے۔ 25؍جون 2018ء کو ان کو مخالفین نے ان کے گھر میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہید مرحوم نے 2001ء میں اپنے ایک دوست محمد اقبال صاحب کے ذریعہ مع اہل و عیال بیعت کی تھی۔ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ بیعت کے بعد مکرم قاضی صاحب بہت ہی مخلص اور نیک انسان ثابت ہوئے۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور گہری وابستگی تھی۔ شہید مرحوم نے گھر میں ایم.ٹی.اے دیکھنے کے لئے ڈش انٹینا لگا رکھا تھا تا کہ خود بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں۔ چندوں اور دیگر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے تھے۔ شہید مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا خود ہی کفیل ہو اور ان کو ہر پریشانی سے بچا کے رکھے اور قاضی صاحب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ دوسرا جنازہ جو حاضر جنازہ ہے وہ محترمہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب کا ہے۔ 23؍جون کو سو سال سے اوپر کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ امۃ الحئی صاحبہ صوم و صلوۃ کی پابند دعا گو خلافت کی اطاعت گزار بڑا اخلاص رکھنے والی، بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں موصیہ تھیں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی خلافت سے سچا اور حقیقی تعلق قائم رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad